ISLAM GATE
بوابة الإسلام الدعوية

جمعية الدعـــــوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالأحســــاء
AL-AHSA ISLAMIC CENTER

أردو

لماذا الإسلام ؟

اسلام ہی کیوں؟

تأليف: فاتن صبري
ترجمة : عبد الهادي عبد الخالق مدني

لما ذا الإسلام ؟

اسلام ہی کیوں ؟

اعداد :

فاتن صبری

ترجمہ :
عبدالہادی بن عبدالخالق مدنی

نظرثانی :
شیخ محبوب عالم سمیع اللہ مدنی

ناشر :

احساءاسلامک سینٹر، ہفوف، سعودی عرب

ح جمعية الدعوة با الأحساء ، ١٤٤٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

جمعية الدعوة با الأحساء
لماذا الإسلام باللغة الأردية. / جمعية الدعوة با الأحساء ؛
عبدالهادي عبدالخالق .- الاحساء ، ١٤٤٣هـ

١٦٣ ص ؛ ١٢×١٧ سم

ردمك: ٤-٤-٩١٧١٧-٦٠٣-٩٧٨

١- الاسلام أ.عبدالخالق ، عبدالهادي (مترجم) ب.العنوان

ديوي ٢١٠ ١٤٤٣/٥٧٧٦

رقم الإيداع: ١٤٤٣/٥٧٧٦
ردمك: ٤-٤-٩١٧١٧-٦٠٣-٩٧٨

عرض مصنف

اپنے بین الاقوامی اسفار کی بناپر مجھے متعدد زبانوں کو سیکھنے اور مختلف تہذیبوں کو قریب سے جاننے کا موقع ملا۔ دنیا کی مختلف قوموں کی تہذیب وثقافت، ان کی زبانوں اور ان کے عقائد پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسانی مفاہیم اور اخلاق واقدار سے متعلق مشترک خیالات وتصورات پائے جاتے ہیں نیز ہماری مصائب ومشکلات، چیلنجز اور عزائم بھی یکساں ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ دنیا کی مختلف قوموں کے اخلاق واقدار اور انسانی مفاہیم میں یگانگت ہے بلکہ دین وعقیدہ کے اصول اور تاریخی پس منظر میں بھی یکسانیت ہے۔ ہم تمام انسان ایک باپ آدم سے پیدا ہوئے ہیں اور یقیناً ان کا کوئی نہ کوئی ایک ہی دین اور عقیدہ رہا ہوگا۔ آج دین وعقائد کے جو اختلافات نظر آرہے ہیں وہ انسانوں کے درمیان بعد میں پیدا ہوئے۔

قوموں کے عقائد پر گہری نظر ڈالنے سے اس بات کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر وہ قومیں جن کے پاس کوئی دینی وراثت موجود ہے اور جن کے پاس مختلف دینی شعائر پائے جاتے ہیں وہ اب تک اس کائنات کا ایک خالق ہونے پر ایمان رکھتی ہیں اور مصیبتوں میں اسی کا سہارا تلاش کرتی ہیں۔ اس رویہ سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ان ادیان وعقائد کی ایک ہی تاریخی اساس ہے اور در حقیقت ان سب کا سرچشمہ ایک ہی اصلی اور صحیح دین ہے۔ حالیہ اقوام عالم کے پاس جو کچھ دینی ورثہ موجود ہے اس کے اندر ایک معبود پر ایمان لانے، صرف اسی کی عبادت کرنے نیز توحید کے اصول پائے جاتے ہیں۔ موجودہ ادیان ومذاہب اور ان کی کتابوں میں ایسے دلائل وشواہد موجود ہیں جن سے اس بات کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ ان کی جڑیں کہیں نہ کہیں اسلامی عقیدہ توحید سے جا کر ملتی ہیں۔

ایک سوال جو سب کے ذہن میں آتا ہے کہ آخر اسلام ہی کیوں؟ اس کا نہایت سادہ اور آسان جواب یہ ہے کہ اسلام اس لئے کیونکہ تمام انسانوں کے باپ آدم علیہ السلام کا دین یہی تھا۔

پیش نظر کتاب میں ہم یہی عرض کریں گے کہ اسلام ہی کیونکر سب سے پہلا اور صحیح وسالم دین ہے جس کے ساتھ انسانیت نے اپنی تاریخ کا آغاز کیا ہے اور جس سے بیشتر قومیں منحرف ہوگئی ہیں۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی بیان کریں گے کہ موجودہ تمام ادیان و مذاہب کے بجائے صرف دین اسلام ہی وہ دین کیوں ہے جسے عجیب وغریب طریقے سے دہشت گردی کی بے جا تہمت تراشیوں اور اس کی حقیقی صورت کو مسخ کرنے کی ناروا کوششوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کا مقصد لوگوں کے درمیان دین اسلام کا صحیح تعارف پیش کرنا ہے۔ اسلام توحید کا وہ پیغام ہے جسے خالق کائنات نے تمام

اقوام عالم کے لئے بھیجا ہے۔ اللہ کے فرستادہ سارے انبیاء ورسل اسی عقیدہ کی یاد دہانی اور اسی کی حفاظت کے لئے بھرپور سعی وکاوش کرتے رہے ہیں۔

اسلام کا مقصود یہ ہے کہ لوگوں کے عقائد وافکار اور ان کے عقل وذہن کو آمیزشوں اور خرابیوں سے پاک وصاف کیا جائے اور انھیں سارے جہانوں کے پروردگار کی یاد دلائی جائے اور اسی کی طرف رجوع کرنے اور براہ راست اسی سے رابطہ کرنے کی تعلیم دی جائے۔ اس عقلی اور فکری جمود کو توڑا جائے جو انھیں اپنے رسم ورواج کا پابند بنائے ہوئے ہے، آزادی پیدا کی جائے، دلوں سے غلامی کو مٹایا جائے اور انوکھے کارناموں کی انجام دہی پر لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

یہ کتاب اسلام کی انفرادیت کو ظاہر کرتی ہے، اس کے امتیاز اور گزرتے زمانے کے ساتھ مختلف قوموں اور تہذیبوں کو اپنے اندر سمیٹ لینے، عصری حالات کو قبول کرنے اور ترقیات سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت

نیز اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کی نامسعود کوششوں کے باوجود اس کے باقی رہنے بلکہ پیہم رواں دواں رہنے کی قدرت کو بیان کرتی ہے، اسی طرح اس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کے ایسے بے شمار حملوں کے سامنے اس کی ثابت قدمی کو بیان کرتی ہے جن کے ذریعے اسلام پر دہشت گردی کی ناروا تہمتیں لگاکر لوگوں کو اس کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی افسوسناک صورت حال ہے کہ اسلام کے بارے میں وہ لوگ اپنے فیصلے صادر کرتے ہیں جو اسلام کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں، اس کے مبادی واحکام اور اس کی ابتدائی دعوت تک سے بے خبر ہیں۔ ان میں سے کوئی یہ بھی نہیں جانتا کہ قرآن کریم انسانیت کے لئے کس طرح کی خیر و بھلائی، پند ونصائح اور حکمت کی باتوں پر مشتمل ہے۔ جب لوگوں کی نادانی وجہالت کا یہ عالم ہو تو یقیناً ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم لازمی طور پر لوگوں کے سامنے اسلام سے متعلق حقائق کی نقاب کشائی کریں

لہذا میں اس کتاب کے ذریعہ حقیقت سے ناواقف لوگوں کو جن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اسلام سے متعلق اپنا فیصلہ سنانے سے پہلے اس پر نظر ثانی کی دعوت دیتا ہوں، قرآن کریم پڑھنے اور اس کے اصول ومبادی سے متعارف ہونے کا موقع فراہم کرنا چاہتا ہوں۔

میں بلند وبالا اور قدرت وشان والے اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو حقیقت کے متلاشی، کشادہ دل، بیدار مغز اور روشن دماغ لوگوں کے لئے مشعل راہ بنائے نیز اسے تمام عالم انسانیت کے سامنے پیش کیا جانے والا امن وسلامتی کا وہ پیغام بنادے جس کے ذریعہ اسلام کی اہمیت وعظمت کا تعارف ہو۔

ایک وضاحت : اس کتاب میں قرآنی آیات کا ترجمہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ طیبہ کے اردو ترجمہ سے ماخوذ ہے۔(مترجم)

ا۔ مقدمہ

اسلام کا پیغام اسی وقت سے ہے جب سے اس روئے زمین پر انسان کا ظہور ہوا ۔ یعنی آدم ([1]) علیہ السلام کے زمانے سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی پیغام رہا ہے کہ صرف تنہا سارے جہانوں کے رب ([2]) کی

---

[1]) آدم اس انسان کا نام ہے جن کو تمام جہانوں کے مالک نے پہلا انسان بنا کر پیدا فرمایا ہے۔

[2]) سارے جہانوں کا رب وہ ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے، جو تنہا اکیلا عبادت کے لائق ہے، یکتا و بے نیاز ہے، یہ قطعا اس کے شایان شان نہیں کہ کسی کو اپنا جوڑا یا اپنی اولاد بنائے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر یا اس کے برابر ہے۔ سببیت کا قانون ہم انسانوں کے لئے ہے جو مکان وزمان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ وہ اللہ جو زمان ومکان کا خالق ہے لازمی طور پر ان تمام چیزوں سے بہت بلند ہے جو زمان ومکان سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہوں۔ یہ ہماری غلط فہمی ہوگی کہ ہم اسے زمان یا مکان کسی ایک دائرہ کے اندر تصور کریں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے سببیت کا

عبادت کی جائے اور براہ راست اسی سے رابطہ رکھا جائے اور خالص اسی ایک کی بندگی کی جائے اور اسی کی طرف اپنا رخ کیا جائے اور اسی کی تقدیر اور فیصلوں پر سر تسلیم خم کیا جائے اور اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا جائے۔

قانون پیدا کیا ہے، ہم خود اسی کو جس نے یہ قانون پیدا کیا ہے اس قانون کے تابع کیسے مان سکتے ہیں۔ اللہ ہی وقت کا خالق ہے لہذا وہ وقت کا تابع نہیں۔ اللہ کے بارے میں یہ تصور قطعی درست نہیں کہ اسے بھی ان زمنی مراحل سے گزرنا ہوگا جن سے ایک انسان گزرتا ہے۔ اسے تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ اسے کوئی مادی شکل اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے زمین پر اترنے کی حاجت نہیں ہے۔ ہم اسے اس زندگی میں دیکھ نہیں سکتے کیونکہ ہم زمان و مکان کی قید میں ہیں اور اللہ ان سے باہر ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو ایک ایسے کمرے میں بند ہے جہاں نہ کھڑکیاں اور نہ ہی کوئی روشن دان ہے وہ صرف کمرے کے اندر تک ہی دیکھ سکتا ہے۔ اسے کمرے کے باہر کی چیزوں کو دیکھنے کے لئے کمرے سے باہر نکلنا ہوگا۔

سارے جہانوں کے پروردگار نے سب رسولوں کو تمام قوموں کی طرف ایک ہی پیغام دے کر بھیجا اور نجات کی ایک ہی راہ بتلائی اور وہ نہایت سادہ اور واضح پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی سچے معبود پر ایمان لایا جائے اور صرف اسی کی عبادت کی جائے نیز آخرت کے دن پر ایمان لایا جائے۔ آخرت وہ دن ہے جب سارے بندوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ جنت یا جہنم بنے گا۔ اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو آسمانی کتابیں دے کر بھیجا جن میں روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے زندگی گزارنے کا طریقہ، احکام ومسائل اور قوانین دیئے گئے ہیں جن کی پیروی کرنا تمام قوموں پر ضروری ہے اور جس کے مطابق ان کا محاسبہ ہوگا۔

بے شک انبیاء ورسل اپنی قوموں کے درمیان مشعل راہ کی مانند ہوتے ہیں جو اپنے پیروکاروں کے لئے راستوں کو روشن کرتے ہیں۔ نجات حاصل کرنے کے وسائل وذرائع کی وضاحت کرتے ہیں۔ ایک قوم اپنے نبی

ورسول کی تعلیمات اور ان کے کردار کے مطابق صرف ایک خالق کی عبادت کرکے نجات حاصل کرسکتی ہے۔ ہر ہر زمانے میں سارے جہانوں کا پروردگار ایسے لوگوں کو نبوت کے لئے منتخب کرتا تھا جو اپنی قوم میں تمام لوگوں سے زیادہ ورع اور تقوی کے حامل ہوتے تھے ، یہ انبیاء ورسل اپنی قوم کے فیصلے کیا کرتے تھے اور انھیں اپنے ہی رب کی عبادت کرنے کی یاددہانی کرایا کرتے تھے۔ البتہ لوگ رفتہ رفتہ سیدھی راہ سے منحرف ہوگئے، اپنی خواہشات کے پیچھے لگ گئے اور سارے جہانوں کے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت میں لگ گئے، پہلے انھیں اپنے اور اپنے رب کے درمیان فقط واسطہ بنایا پھر انہی کو اپنا معبود بنالیا۔ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت یعنی امت اسلامیہ وہ اکیلی امت ہے جس نے اسلام کے حقیقی پیغام کی حفاظت کی ہے، ایک طویل مدت گزرنے کے باوجود توحید کا پیغام کسی تبدیلی کے بغیر اپنی اصل حالت میں محفوظ ہے۔ قرآن کریم دنیا کی وہ منفرد کتاب

ہے جو ہر طرح کے تغیر و تبدیلی سے پاک اسی طرح اب تک باقی ہے جیسا کہ اول دن تھی اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ عقل و منطق کا تقاضا یہ ہے کہ اسی آخری پیغام کو آخری اور درست ترین ایڈیشن شمار کیا جائے جسے محرف اور تبدیل شدہ سابقہ کتابوں کے مقابلے میں رب العالمین کی رضامندی بھی حاصل ہو چکی ہے۔

((ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينًا)) المَائِدَة / الآية 3

آج میں نے تمہارے لئے تمھارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

اسلام کی چند تعلیمات یہ ہیں:

- صلاۃ کے ذریعہ تمام جہانوں کے پروردگار کے ساتھ دائمی رابطہ

- صوم کے ذریعہ انسان کے ارادہ کی پختگی، خود پر قابو، دوسروں کے ساتھ رحمت ومحبت کے جذبات کی پرورش
- زکاۃ کے ذریعہ اپنی محفوظ آمدنی میں سے ایک معمولی مقدار غرباء ومساکین پر خرچ کرنا۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو بخیلی وکنجوسی کی مذموم صفت سے ہٹا کر اپنے اندر سخاوت وفیاضی کی گرانقدر صفت غالب کرنے میں معاون ومددگار ہوتی ہے۔
- مکہ کا حج کرکے تمام اہل ایمان کا متعین اوقات ومقامات میں ایک طرح کے مراسم عبادت کی ادائیگی کرکے ہر طرف سے کٹ کر اپنے خالق کے لئے فارغ ہو جانا ([3])۔ یہ تمام طرح کی انسانی

([3]) مکہ اور مدینہ فی الحال مملکت سعودی عرب کے دو شہر ہیں۔ مکہ ہی وہ شہر ہے جس کے اندر اللہ کا محترم گھر کعبہ موجود ہے جس کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ وہ پہلا گھر ہے جسے سارے جہانوں کے پروردگار کی توحید اور اور اسی کی عبادت کی خاطر تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا۔

نسبتوں ، تہذیب وثقافت ، رنگ ونسل ، زبان وبیان اور فرق
مراتب کے اختلاف کے باوجود ایک خالق کی طرف متوجہ ہونے
میں یکجہتی کی علامت ہے۔

اسلام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تمام رسولوں پر جنھیں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا کسی امتیاز کے بغیر ایمان لایا جائے، کسی ایک نبی یا کسی ایک رسول کا انکار بھی اسلامی عقیدہ کے منافی ہے۔اس کا فائدہ یہ ہے کہ آسمانی مذاہب پر ایمان رکھنے والوں کے درمیان ایک مضبوط تعلق قائم ہو جائے گا۔

((ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦۚ وَقَالُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۖ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ)) البَقَرَة / الآية ٢٨٥

رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

قرآن مجید میں متعدد انبیاء و رسل کے ناموں کا ذکر ہے جنھیں اللہ تعالی نے مختلف قوموں کی طرف مبعوث فرمایا (مثلاً نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، موسی، داود، سلیمان، عیسی وغیرہ) جب کہ دیگر بہت سے انبیاء کرام کے نام مذکور نہیں ہیں۔ لٰہذا ہندومت اور بدھ مت کے مذہبی رہنماؤں (مثلاً رام، کرشن اور گوتم بدھ) کے بارے میں بعض لوگوں کے اس خیال کو سرے سے خارج نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے بھی اللہ کی طرف

سے بھیجے ہوئے نبی یا رسول ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح بعض موجودہ اقوام کا یہ دعوی بھی قابل قبول نہیں کہ اللہ نے ان کے یہاں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا جیسا کہ عربوں کے لئے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔

((وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ فَإِذَا جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ قُضِىَ بِٱلْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلْمُبْطِلُونَ)) غافِر / الآية ٧٨

یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔

اسلام آدمیت کے وقار اور انسانی اقدار کا محافظ ہے۔ حقوق و فرائض میں تمام انسانوں کے مساوی ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر ایک کو امن وامان کے ساتھ جینے کا حق دینے کے ساتھ ساتھ امن وآشتی اور عدل وانصاف کا داعی ہے۔ سماجی ہم آہنگی، اچھی ہمسائیگی، مال وجائداد کے تحفظ، ایفائے عہد اور دیگر اعلی اصول ومبادی کا ضامن ہے۔ یہ وہ اصول ومبادی ہیں جو اسلام اور دیگر تمام ادیان ومذاہب کے پیروکاروں میں مشترک ہیں جس سے اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ تمام آسمانی مذاہب کی اصل ایک ہی ہے۔

اسلام دوسروں کا احترام کرنے اور انھیں حکمت اور بہترین وعظ ونصیحت کے ذریعے دعوت دینے کی تاکید کرتا ہے۔

((ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ)) النَّحل / الآية ١٢٥

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

اسی طرح اسلام اظہار رائے میں شدت، بد اخلاقی کا اسلوب استعمال کرنے نیز اپنی بات منوانے کے لئے تشدد کا سہارا لینے کو پوری طرح مسترد کرتا ہے۔

((فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلْقَلْبِ لَٱنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَٱعْفُ عَنْهُمْ وَٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُتَوَكِّلِينَ)) آل عِمرَان / الآية ١٥٩

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

((وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ)) الأنبِيَاء / الآية ۱۰۷

اور ہم (4) نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔

---

(4) یہاں پر ''ہم'' کا استعمال اللہ تعالی کی عظمت و قدرت کے اظہار نیز تمام اوصاف جمال و کمال و جلال کی جامعیت بتلانے کے لئے کیا گیا ہے جیسا کہ بادشاہ یا عظیم المرتبت شخصیات کے لئے ہر زبان میں اس طرح کی تعبیر پائی جاتی ہے، البتہ جہاں پر اللہ کی توحید اور اس کے یکا و تنہا لائق عبادت ہونے کا ذکر ہو تو وہاں پر ضمیر مفرد کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلام عہد وپیمان کے احترام کو لوگوں پر فرض قرار دیتا اور دوسروں کے ساتھ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوں صاف شفاف معاملہ کرنے نیز خیانت سے گریز کرنے کا سختی کے ساتھ حکم دیتا ہے۔

((وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَٱنۢبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْخَآئِنِينَ)) الأنفال / الآية ٥٨

اور اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد نامہ توڑ دے، اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

((يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ ٱلْأَنْعَٰمِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى ٱلصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ)) المَائـِدَة / الآية ١

اے ایمان والو! عہد وپیمان پورے کرو، تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

((وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَٰهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُواْ ٱلْأَيْمَٰنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ ٱللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ)) النَّحل / الآية ٩١

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

اسلام انسانی زندگی کی قدر کرتا ہے، پرامن لوگوں اور عام شہریوں کے ساتھ لڑائی کو جائز نہیں ٹھہراتا، دوران جنگ بھی خواتین اور بچوں نیز املاک وجائیداد کے تحفظ کو لازمی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح مقتولین کی ناک یا کان

کاٹ کر یا کسی اور طرح ان کی صورتیں مسخ کرنا اور ان کا مثلہ کرنا اسلامی اخلاق کے منافی اور ناجائز عمل ہے۔

((وَقَٰتِلُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ)) البَقَرَة / الآية ١٩٠

لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

((لَّا يَنۡهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمۡ يُقَٰتِلُوكُمۡ فِي ٱلدِّينِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمۡ أَن تَبَرُّوهُمۡ وَتُقۡسِطُوٓاْ إِلَيۡهِمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَ . إِنَّمَا يَنۡهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ قَٰتَلُوكُمۡ فِي ٱلدِّينِ وَأَخۡرَجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمۡ وَظَٰهَرُواْ عَلَىٰٓ إِخۡرَاجِكُمۡ أَن تَوَلَّوۡهُمۡۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ)) المُمۡتَحنَة / الآية 8-9

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔

((مِنۡ أَجۡلِ ذَٰلِكَ كَتَبۡنَا عَلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعٗا وَمَنۡ أَحۡيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحۡيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعٗاۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِٱلۡبَيِّنَٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنۡهُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ فِي ٱلۡأَرۡضِ لَمُسۡرِفُونَ)) المَائِدَة الآية ٣٢

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم وزیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔

اسلام انسانی طرز زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق احکام اور ضابطے عطا کرتا ہے۔ اس کی طویل تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ وہ ایک عظیم قومیت اور نہایت شاندار تہذیب وتمدن کا معمار ہے۔ اسلام نے علمی وسائنٹیفک بحث وتحقیق کی بنیاد رکھی، حریت فکر کا سامان مہیا کیا، عدل وانصاف، باہمی رواداری، انسانی اقدار کے احترام، کامیابیوں میں غیر مسلموں کی شرکت پر ان کی حوصلہ افزائی پر مبنی زمین تیار کی، ان تمام وجوہات کی بناپر ایک عظیم

الشان تہذیب کا قیام عمل میں آیا جس میں مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگ شامل تھے([5])۔

اسلام عصر حاضر کے درآمد کئے ہوئے دہشت گردانہ تصور کا منکر ہے۔ دوسروں کے خلاف جارحیت اور پرامن شہریوں کو خوف زدہ کرنے کا شدید مخالف ہے۔ قیدیوں، زخمیوں، عورتوں اور بچوں کے قتل نیز مال وجائداد کی بربادی اور مقاصد کی تکمیل کی خاطر غیر اخلاقی وسائل کے استعمال کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اسلام میں اس تصور کی قطعی گنجائش نہیں ہے کہ آپ کا

---

[5]) اسلامی تہذیب عقل وفکر کی آزادی کو غالب کرنے میں کامیاب رہی، اسلام نے صرف یہ نہیں کیا کہ ایک ایسی عالمی تہذیب وجود میں آجائے جس میں مختلف رنگ ونسل اور تہذیب وثقافت کا پس منظر رکھنے والے لوگ شامل ہوں بلکہ فکری اور ثقافتی زندگی کو اتنے وسیع پیمانے پر ترقی دینے میں اپنا قائدانہ کردار ادا کیا جس کی گزشتہ تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ تقریبا آٹھ صدیوں تک عربی زبان ہی دنیا کی واحد علمی اور فکری زبان تھی۔

اعلی مقصد ہی تمام طرح کے وسائل کے استعمال کا جواز فراہم کرتا ہے بلکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مقصد بھی بلند ہونا ضروری ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے شرعی اور درست طریقہ کار بھی ہونا لازمی ہے۔

((قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُواْ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ)) الأنعام / الآية ١٥١

آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس

کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

ہم آگے بیان کریں گے کہ اسلام کے پاس ایک مضبوط اخلاقی نظام ہے۔ خود غرضی، بخیلی اور نفرت و کراہت وغیرہ سے روح کی پاکی کے لئے ایک محفوظ منہج ہے۔ یہ وہ برے اوصاف ہیں جو ظلم و ستم، ناانصافی اور لا قانونیت و بے ضابطگی کے محرکات ہیں۔ اسلام اللہ کی ساری مخلوق کے ساتھ تمام حالات میں معاملہ کرتے ہوئے محبت و سلامتی، فضل و رحمت، شفقت و مہربانی، اور لطف و کرم کا داعی ہے نیز صبر و برداشت اور تحمل و رواداری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

اسلام اس روئے زمین پر ایسے انسان پیدا کرنا چاہتا ہے جو اپنے خالق کی معرفت رکھتے ہوں، جنھیں اپنے معبود برحق اللہ کے بارے میں شعور حاصل ہو، جو تقوی اور پرہیزگاری کے ساتھ بامقصد زندگی گزارنے والے ہوں، جو برائیوں اور ناحق کاموں کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے والے نہ ہوں، جو زمین میں خلافت کا حق ادا کریں، اللہ کے پسندیدہ اخلاق کے اعلی نمونے پیش کریں، زمین پر اپنے تعمیری کاموں کے ذریعے اس پر بسنے والی تمام قوموں کو فائدہ پہنچائیں۔

۲۔ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے منفی پروپیگنڈے کے باوجود اسلام کیوں فروغ پارہاہے؟

رسول اکرم محمد ﷺ پر نزول قرآن کے وقت سے ہی آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کو سخت مزاحمت کا سامنا ہے۔ آپ کے دشمنوں کی جانب سے آپ پر آپ کی حیات مبارکہ میں مسلسل حملے کئے جاتے رہے۔ اسلام کی

حسین صورت کو بد نما کرنے کی بے شمار کوششیں کی گئیں، ان سب کے باوجود اسلام پیہم فروغ پاتا رہا، آگے بڑھتا اور پھلتا پھولتا رہا بلکہ اس کے بیشتر مخالفین اپنی مخالفت ترک کر کے اس میں شامل ہوتے گئے، یہ صورت حال آپ کے دشمنوں کے لئے اس درجہ حیران کن تھی کہ انھوں نے رسول اور قرآن کو جادو سے تعبیر کیا۔ ان دشمنوں کو اس بات کا شعور نہیں تھا کہ یہ صرف ان کا تکبر ہے جو ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے اور انھیں اس واضح حق کو دیکھنے سے اندھا کئے ہوئے ہے۔ انھیں اس کا بھی احساس نہیں تھا کہ اسلام کی کشش کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ حق و صداقت اور عدل وانصاف کا داعی ہے، عقلی اور منطقی اسلوب استعمال کرتا ہے۔ جاہلی افکار وعادات، موروثی روایات اور بے جا رسم و رواج کے قید و بند سے آزادی عطا کرتا ہے۔ ہر رنگ و نسل کے لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ خواتین کو مستقل حیثیت دے کر انھیں معاشرے میں ایک باعزت مقام و مرتبے سے سرفراز

کرتا ہے۔ ہم آئندہ سطور میں اسلام کی انھیں بعض منفرد اور پر کشش خصوصیات کا مختصر بیان کریں گے۔

ا۔اسلام نے خالق کائنات کے متعلق عقیدۂ توحید کا تحفظ کیا ہے۔

الوہیت کے تصور سے متعلق اسلامی عقیدہ ایک نہایت سادہ اور فطری بنیاد پر قائم ہے جو ہر طرح کی پیچیدگی اور فلسفہ سے پاک ہے۔ جسے چھوٹا بڑا، تعلیم یافتہ اور ان پڑھ ہر کوئی بہ آسانی سمجھ سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس پوری کائنات کا خالق ومالک اور پروردگار ایک ہی ہے۔ وہ یکتا اور بے مثال ہے۔ اس کے جیسا کوئی اور نہیں ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس کی کوئی بیوی یا اولاد ہے۔ پورے اخلاص کے ساتھ اسی ایک کی عبادت وبندگی کرنا اور براہ راست کسی واسطہ کے بغیر اسی کی طرف متوجہ ہونا فرض ہے۔ اس کے فیصلوں اور اس کی تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کرنا واجب ہے۔

((قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ)) سورة الإخلاص

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ (سورہ اخلاص)

((ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ)) البَقَرَة/ الآية ٢٥٥

اللہ تعالیٰ ہی معبود بر حق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند،اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے،اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

۲۔ اسلام کی کتاب قرآن مجید ضائع ہونا تو در کنار ہر قسم کی کمی بیشی سے محفوظ ہے۔

قرآن کریم کا مکمل متن جس طرح جبرئیل امین فرشتے کے واسطے سے محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اپنی اصل زبان میں کسی بھی قسم کے تغیر و تبدل اور تحریف کے بغیر آج تک مسلسل محفوظ ہے اور آئندہ بھی محفوظ رہے گا جیسا

کہ رب العالمین کی جانب سے اس کی حفاظت کا وعدہ ہے۔ یہ نہ ہی کوئی خفیہ دستاویز ہے اور نہ ہی کوئی سربستہ راز۔ یہ کتاب تقریباً ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے۔ دنیا کا جو شخص بھی چاہے اسے حاصل کر سکتا اور اسے اپنی برہنہ آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

((إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَـٰفِظُونَ)) الحِجر/الآية ٩

ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

۳۔ اسلام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا اور گذشتہ انبیاء ورسل کا احترام سکھلاتا ہے۔

اسلام کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ سابقہ کتابوں کی نہ صرف تصدیق کرتا بلکہ گذشتہ انبیاء ورسل اور کتابوں پر ایمان لانے کو عقیدہ کی ایک اہم بنیاد قرار دیتا ہے۔ وہ تمام نبیوں اور رسولوں کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے، ان پر عائد کئے گئے الزامات اور تہمتوں نیز نقائص اور خامیوں سے ان کو بری قرار

دیتا ہے اور ان کے رب العالمین کی جانب سے بھیجے ہوئے رسول اور اس کا مخلص بندہ ہونے نیز ایک مشترکہ اور یکساں آسمانی پیغام پیش کرنے کے دلائل و براہین اور ثبوت فراہم کرتا ہے۔

((قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ)) البَقَرَة / الآية ١٣٦

اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

۴۔ اسلام آزادئ عقیدہ کو یقینی بناتا اور دوسرے ادیان ومذاہب کے لوگوں کو گفت وشنید کی دعوت دیتا ہے۔

قرآن کریم کے اندر ایک سے زیادہ مقامات پر اہل کتاب یہود ونصاری کے ساتھ گفت وشنید اور بحث ومباحثہ کی پیشکش کی گئی ہے۔ دین اسلام آزادئ فکر، رواداری اور خوش اسلوبی کے ساتھ گفت وشنید کرنے کا قائل ہے۔ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب اور محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اسلام کی آخری شریعت نے تمام لوگوں کے سامنے دین کے اصولوں اور بنیادوں سے متعلق گفتگو اور بات چیت کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ دین اسلام کے سائے میں عقیدہ کی آزادی کی پوری ضمانت ہے۔ (دین میں کوئی زبردستی نہیں) اسلام کے فطری اور معقول عقیدے کو قبول کرنے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ دوسروں کے مقدسات کے احترام کا خیال رکھا جائے گا۔ غیر مسلموں کے ساتھ کئے گئے عہد وپیمان کا احترام ہو گا اور اسے پورا کیا

جائے گا البتہ غداروں اور عہد شکنی کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نپٹا جائے گا۔ ایسے دھوکے بازوں کے ساتھ دوستی اور وفاداری مسلمانوں کے لئے ممنوع ہے۔

((إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ۝ وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَلَا تُجَٰدِلْ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا))

النِّسَاء / الآية 105 - 107

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو! بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔ اور ان کی طرف سے

جھگڑانہ کرو جو خود اپنی ہی خیانت کرتے ہیں، یقیناً دغا باز گنہگار اللہ تعالیٰ کو اچھا نہیں لگتا۔

((لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَـٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَـٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ)) المُمْتَحنَة / الآية ۸

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَٱلْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ)) المَائِدَة / الآية ۵۷

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

قرآن کریم کے اندر ایک سے زیادہ مقامات پر پوری وضاحت کے ساتھ صاف طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی اور وفاداری کا تعلق رکھنا درست نہیں جو ان کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں اور مسلمانوں کے بے گھر کرنے کا باعث بنے ہیں۔

((إِنَّمَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ قَٰتَلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ وَظَٰهَرُوا۟ عَلَىٰٓ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ)) الممتحنة / الآية ٩

اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں شہر سے نکال دیئے اور شہر سے نکالنے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔

قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مقامات پر اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ اہل کتاب یہود ونصاری سب کے سب دشمن نہیں ہیں، ان میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں جو نیکی کا حکم دیتے، بدی سے روکتے اور خیر وبھلائی کے کاموں میں سر گرم رہتے ہیں، صحیح فکر ونظر کے مالک ہیں، اللہ تعالی ان کے اجر وثواب کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

((لَيْسُواْ سَوَآءًۗ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ ءَايَـٰتِ ٱللَّهِ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُسَـٰرِعُونَ

فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ)) آل عِمۡرَان / الآية 113 -114

یہ سارے کے سارے یکساں نہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔

((وَإِنَّ مِنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَٰبِ لَمَن يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُمۡ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِمۡ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشۡتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنٗا قَلِيلًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ)) آل عِمۡرَان / الآية ١٩٩

یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

((إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلنَّصَٰرَىٰ وَٱلصَّٰبِـِٔينَ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْأَخِرِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)) البَقَرَة / الآية ٦٢

مسلمان ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔

۵۔ اسلام عقل و خرد کی منطق کو ترجیح دیتے ہوئے کائنات میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

اسلام کا مقصد یہ نہیں ہے کہ لوگ اندھے بن کر یقین کریں اور نہ ہی اسلام اس کا داعی ہے بلکہ اسلام اس بات کا داعی ہے کہ تمام انسانیت اللہ کی آیات اور نشانیوں اور اس کی بے مثال تخلیق میں غور و فکر کرے، زمین میں چل پھر کر دیکھے، کائنات میں نظر دوڑائے، عقل و دانش کا استعمال کرے، بار بار آفاق و انفس کے دلائل پر غور کرے، یقینی طور پر اسے اپنے سوالوں کا جواب مل جائے گا، پھر وہ لا محالہ اپنے آپ کو یہ عقیدہ رکھنے پر مجبور پائے گا کہ اس کائنات کا ایک ہی خالق ہے۔ اور وہ اس یقین تک پہنچ جائے گا کہ یہ کائنات نہایت اہتمام کے ساتھ ایک مقصد کے تحت تخلیق کی گئی ہے اور ایک اہم غرض و غایت کے ساتھ اسے مسخر کیا گیا ہے۔ اور آخر کار اس نتیجہ تک پہنچ

جائے گا جس کی طرف اسلام دعوت دے رہا ہے کہ اس ایک خالق کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

((ٱلَّذِي خَلَقَ سَبۡعَ سَمَٰوَٰتٖ طِبَاقٗاۖ مَّا تَرَىٰ فِي خَلۡقِ ٱلرَّحۡمَٰنِ مِن تَفَٰوُتٖۖ فَٱرۡجِعِ ٱلۡبَصَرَ هَلۡ تَرَىٰ مِن فُطُورٖ ۝ ثُمَّ ٱرۡجِعِ ٱلۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنقَلِبۡ إِلَيۡكَ ٱلۡبَصَرُ خَاسِئٗا وَهُوَ حَسِيرٞ))
المُلْك / الآية 3-4

جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (وعاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔

((سَنُرِيهِمۡ ءَايَٰتِنَا فِي ٱلۡأٓفَاقِ وَفِيٓ أَنفُسِهِمۡ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُ ٱلۡحَقُّۗ أَوَلَمۡ يَكۡفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ))
فُصِّلَت / الآية ٥٣

عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے، کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں۔

((إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِي تَجْرِي فِي ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلْمُسَخَّرِ بَيْنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ لَأَيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ)) البقرة / الآية ١٦٤

آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں

کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

((وَسَخَّرَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ وَٱلنُّجُومُ مُسَخَّرَٰتٌۢ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ)) النَّحل / الآية ١٢

اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لیے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لیے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔

((وَٱلسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ)) الذَّارِيَات / الآية ٤٧

آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔

((وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّـٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا
عَلَىٰ ذَهَابٍۭ بِهِۦ لَقَـٰدِرُونَ ۞ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِۦ جَنَّـٰتٍ مِّن
نَّخِيلٍ وَأَعْنَـٰبٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَٰكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ))
المُؤْمِنُون / الآية 18 - 19

ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں، اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔ اسی پانی کے ذریعہ سے ہم تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کردیتے ہیں، کہ تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہوتے ہیں ان ہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

((أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُۥ يَنَـٰبِيعَ فِى
ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَىٰهُ

مُصۡفَرّٗا ثُمَّ يَجۡعَلُهُۥ حُطَٰمًاۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكۡرَىٰ لِأُوْلِي ٱلۡأَلۡبَٰبِ)) الزُّمَر / الآية ٢١

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے، پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے،اس میں عقل مندوں کے لئے بہت زیادہ نصیحت ہے ([6])۔

[6]) آبی چکر کا انکشاف جدید سائنسی تحقیق کے مطابق گزشتہ 500 سال قبل ہوا ہے۔ اس سے پہلے لوگوں کا اعتقاد یہ تھا کہ پانی سمندر کے ذریعے خشکی میں پہنچتا ہے اور اسی کے نتیجے میں زیر زمین موجود ہوتا ہے یا چشموں کی شکل میں ابلتا ہے۔اور کہیں کہیں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ مٹی کی نمی اکٹھا ہو کر پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔جب کہ قرآن مجید نے زیر زمین پانی کی تشکیل کی پوری کیفیت کو 1400 سال پہلے ہی پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

((أَوَ لَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ)) الأَنبِيَاء / الآية ٣٠

کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے([7])۔

((وَجَعَلْنَا فِى ٱلْأَرْضِ رَوَٰسِىَ أَن تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ)) الأَنبِيَاء / الآية ٣١

---

[7]) جدید سائنس صرف اس قدر انکشاف کر سکی ہے کہ زندگی کی تشکیل پانی میں ہوئی ہے اور پہلے خلیہ کا بنیادی جزو پانی ہے۔ نبی محمد ﷺ کے زمانے میں یہ بات معروف نہیں تھی، اسی طرح نباتاتی امور میں توازن کا معاملہ بھی ہے۔

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے، اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں([8])۔

((وَلَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ مِن سُلَـٰلَةٍ مِّن طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَـٰهُ نُطْفَةً فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا ٱلْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا ٱلْمُضْغَةَ عِظَـٰمًا فَكَسَوْنَا ٱلْعِظَـٰمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَـٰهُ خَلْقًا ءَاخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحْسَنُ ٱلْخَـٰلِقِينَ))
المؤمنون / الآية 12 - 14

---

[8]) آخری سائنسی تحقیقات سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ زمین کی اوپری پرت کے استحکام اور توازن نیز خشک زمینوں کی تشکیل میں پہاڑوں کا کردار کیا ہے ۔ زمین کی اوپری پرت نیچے کی پرتوں کے مقابلے میں معمولی سختی کی حامل ہے جب کہ نیچے کی پرتیں انتہائی شدید اور مضبوط قسم کی چٹانیں ہیں۔ اور یہ ساری باتیں قرآن کریم کے مطابق ہیں۔

یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا۔ پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا، پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے([9])۔

---

[9]) کنیڈین سائنس داں "کیتھ مور" اناٹومی اور ایمبلیو ولوجی کے ماہرین میں ایک نمایاں نام ہے۔ اس کا شاندار تعلیمی سفر ہے جو متعدد یونیورسٹیز سے گزرا ہے۔ وہ بہت ساری انٹر نیشنل سائنسی سوسائٹیز کا صدر رہ چکا ہے۔ کناڈا اور امریکہ میں اناٹومی اور ایمبلیو ولوجی کے ماہرین اور مجلس اتحاد برائے حیاتیاتی علوم کی نمائندگی کر چکا ہے۔ اسی طرح کناڈا کی شاہی طبّی سوسائٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا نیز اسے انٹر نیشنل اکیڈمی برائے علوم خلایا اور اناٹومی امریکی ڈاکٹرس اتحاد اور شمالی و جنوبی امریکی اناٹومی اتحاد میں بھی ممبری حاصل رہی۔ سنہ 1980 میں اس شخص "کیتھ مور" نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا جب اس نے قرآن پاک پڑھا اور خصوصاً قرآن پاک کی وہ آیات جو اس کے

تخصص یعنی اناٹومی (ایک بچے کی پیدائش کے مراحل) سے متعلق تھیں جو حیرت انگیز طور پر تمام جدید سائنسی تحقیقات و ترقیات سے بہت پہلے قرآن میں مذکور تھیں۔ یہ شخص اپنے اسلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: 70 کی دہائی کے اواخر میں ایک انٹر نیشنل کانفرنس میں جس کا انعقاد موسکو میں ہوا تھا اور جو سائنسی اعجاز سے متعلق تھا مجھے حاضری کی دعوت دی گئی۔ اس کانفرنس میں بعض مسلمان علماء نے قرآنی آیات پیش کیں اور کائنات میں بکھری اللہ کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے سورہ سجدہ کی پانچویں آیت اور دیگر آیات سنائیں: ((يُدَبِّرُ ٱلۡأَمۡرَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ إِلَى ٱلۡأَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ إِلَيۡهِ فِي يَوۡمٖ كَانَ مِقۡدَارُهُۥٓ أَلۡفَ سَنَةٖ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ ذَٰلِكَ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ٱلۡعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ۝ ٱلَّذِيٓ أَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهُۥۖ وَبَدَأَ خَلۡقَ ٱلۡإِنسَٰنِ مِن طِينٖ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهُۥ مِن سُلَٰلَةٖ مِّن مَّآءٖ مَّهِينٖ ۝ ثُمَّ سَوَّىٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِۦۖ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡأَبۡصَٰرَ وَٱلۡأَفۡـِٔدَةَۚ قَلِيلٗا مَّا تَشۡكُرُونَ)) السَّجْدَة / الآية 5 – 9 وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی

تدبیر کرتا ہے۔ پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا، زبردست غالب بہت ہی مہربان۔ جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔ جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی، اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔

اس موقع پر مسلمان علماء نے قرآن پاک کی دوسری آیات بھی پیش کیں جو انسان کی پیدائش کے تخلیقی مراحل سے متعلق تھیں۔ چونکہ مجھے اپنے موضوع سے متعلق قرآنی علم کی معرفت کی شدید خواہش تھی لہٰذا میں پوری توجہ اور غور کے ساتھ سنتا رہا۔ ان آیات کا اثر یوں تو تمام لوگوں پر پڑا لیکن میرے دل پر اس کا خاص اثر ہوا اور مجھے یہ لگنے لگا کہ یہی تو میرا گوہر مقصود ہے جس کی تلاش میں برسوں سے میں لگا ہوا ہوں۔ میں جسے معاصر ٹیکنالوجی کے ذریعہ بحث و تحقیق، ریسرچ اور لیبارٹری میں دن رات لگ کر ڈھونڈ رہا ہوں وہ تو سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے بہت پہلے نہایت جامع اور مکمل طور پر قرآن کریم میں بیان کر دیا گیا ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمۡ فِي رَيۡبٖ مِّنَ ٱلۡبَعۡثِ فَإِنَّا خَلَقۡنَـٰكُم مِّن تُرَابٖ ثُمَّ مِن نُّطۡفَةٖ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٖ ثُمَّ مِن مُّضۡغَةٖ مُّخَلَّقَةٖ وَغَيۡرِ مُخَلَّقَةٖ لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡۚ وَنُقِرُّ فِي ٱلۡأَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗى ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلٗا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوٓاْ أَشُدَّكُمۡۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرۡذَلِ ٱلۡعُمُرِ لِكَيۡلَا يَعۡلَمَ مِنۢ بَعۡدِ عِلۡمٖ شَيۡـٔٗاۚ وَتَرَى ٱلۡأَرۡضَ هَامِدَةٗ فَإِذَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡهَا ٱلۡمَآءَ ٱهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَأَنۢبَتَتۡ مِن كُلِّ زَوۡجِۭ بَهِيجٖ)) الحج / الآية ٥

لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لو تھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں، اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن

کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں(10) پھر تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لئے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹادیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔(11)

---

10) جدید سائنس کے انکشاف کے مطابق رحم مادر میں ایک بچہ ٹھیک انھیں تخلیقی مراحل سے گزرتا ہے جس کا بیان قرآن مجید میں ہوا ہے۔

11) کائنات کی تمام چیزیں اپنے خالق کے ماتحت اور اس کے کنڑول میں ہیں۔ وہی تنہا ان سے متعلق تمام جزئی و کلی تفصیلات کا کامل علم رکھتا ہے اور تمام چیزوں کو اپنے ارادے کا پابند کرنے کی قدرت وطاقت بھی رکھتا ہے۔ آفتاب وماہتاب، سیارات اور کہکشائیں تخلیق کائنات کے اول روز سے ہی انتہائی باریکی کے ساتھ اپنا اپنا کام انجام دے رہی ہیں ۔ایک انسان کی تخلیق میں بھی یہ سب دقت وقدرت پوری طرح اپنا کام کر رہی ہے۔

((ٱقۡرَأۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلَّذِي خَلَقَ)) العَلَق / الآية ١

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

اگر ہم انسانی جسم وروح کے مابین موجود ہم آہنگی پر غور کریں تو یہ بات پوری طرح نکھر کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ان روحوں کا حیوانات کے جسموں میں قیام ناممکن ہے اور اسی طرح یہ پیڑ پودوں اور کیڑے مکوڑوں کے جسموں میں بھی آمد ورفت نہیں کرسکتی جیسا کہ بعض لوگوں کا تناسخ ارواح کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالی نے ایک انسان کو عقل ودانش کے ذریعہ ممتاز فرمایا ہے، اسے زمین میں خلافت دی ہے، اسے اپنے خاص فضل وکرم سے ساری مخلوقات پر رفعت وسربلندی عطا کی ہے۔ خالق کے عدل وحکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دن روز قیامت ہو، لوگوں کے اعمال کا حساب وکتاب اور اس کے مطابق جزا وسزا ہو، جنت وجہنم ہو تاکہ اس دن تمام اچھے اور برے اعمال کا وزن کرکے اس کا بدلہ دے دیا جائے۔ قرآن کریم اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ((فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ ۞ وَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٖ شَرّٗا يَرَهُۥ)) الزَّلْزَلَة / الآية 7 - 8 پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

((أَمَّنۡ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيۡلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحۡذَرُ ٱلۡأٓخِرَةَ وَيَرۡجُواْ رَحۡمَةَ رَبِّهِۦۗ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي ٱلَّذِينَ يَعۡلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعۡلَمُونَۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ)) الزُّمَر / الآية ٩

بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔

((وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلۡأَنۡعَٰمِ مُخۡتَلِفٌ أَلۡوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَۗ إِنَّمَا يَخۡشَى ٱللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ ٱلۡعُلَمَٰٓؤُاْۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ)) فَاطِر / الآية ٢٨

اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں، اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔

٦۔ اسلام انسانیت کو پیدائشی گنہگار ہونے کے تصور سے نجات عطا کرتا ہے۔

ہر بچہ معصوم اور بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کی نافرمانی صادر ہو جانے کے بعد ان کی توبہ کا قبول کر لیا جانا تمام بنی نوع انسان کے لئے پہلا سبق تھا کہ ان کا پروردگار عفو ودرگذر اور بخشش و مغفرت کو پسند فرمانے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ ہر انسان اپنی غلطی کا خود ذمہ دار ہے۔ ((كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ)) المُدَّثِّر / الآية ٣٨ (ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے)۔ یہ پروردگار عالم کی عدالت ہے۔ یہاں کسی انسان سے اس کے ناکردہ گناہوں سے متعلق بازپرس نہیں

ہو گی۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہاں ہر شخص اپنے ایمان اور عمل صالح کے سبب ہی نجات پا سکتا ہے۔ یہ زندگی اللہ کی عطا کردہ ہے، یہاں پر بطور امتحان و آزمائش انسان کو اپنی راہ کے انتخاب کی آزادی ہے اور خود وہی اپنے تمام اعمال کا ذمہ دار ہے۔

((وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰٓ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ ٱلَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِۦ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلْمَصِيرُ)) فاطر / الآية ١٨

کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف ان ہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور

پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لئے پاک ہو گا۔ لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے ([12])۔

صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے: ‹‹ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں››۔

۷۔ اسلام انسان کو کائنات کے ساتھ پوری طرح متفق اور ہم آہنگ رکھتا ہے۔

کائنات کی تمام مخلوقات اپنے خالق کی تسبیح و تنزیہ اور حمد و ثنا کر رہی ہیں، جس وقت اسلام انسان اور اس کے خالق کے درمیان رابطے کا دروازہ کھولتا

([12]) سفر التثنیہ (24:16) میں ہے: ‹‹اولاد کی بنا پر باپوں کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی باپوں کی وجہ سے اولاد کو قتل کیا جائے گا، کوئی بھی انسان اپنے ہی گناہوں کی بنا پر قتل کیا جائے گا››۔

ہے تو دراصل وہ ایک انسان اور اس کے مالک کے درمیان کے فطری تعلق کو استوار کرتے ہوئے اسے پروردگار عالم تک پہنچنے کی محفوظ راہ دکھلا دیتا ہے۔

((أَفَغَيْرَ دِينِ ٱللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُۥٓ أَسْلَمَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ))آل عِمۡرَان/الآية ٨٣

کیا وہ اللہ تعالٰی کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالٰی ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

((وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْءَاصَالِ۩)) الرَّعۡد / الآية ١٥

اللہ ہی کے لئے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام۔

۸۔اسلام عفت و حشمت کا داعی ہے۔

موجودہ زمانے میں جب کہ چاروں طرف اخلاقی اقدار روبہ زوال ہیں اور خاندانی نظام کے تانے بانے بکھر رہے ہیں قرآنی تعلیمات کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کی ضرورت ہے جس کے اندر متعدد مقامات پر بہت سی سورتوں میں ان مشکلات کا حل بتایا گیا ہے۔

((يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقۡوَىٰ ذَٰلِكَ خَيۡرٞۚ ذَٰلِكَ مِنۡ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُونَ)) الأَعْرَاف / الآية ٢٦

اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

((قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَـٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ ۚ
ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُل
لِّلْمُؤْمِنَـٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَـٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ
جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ
ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ
بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَـٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّـٰبِعِينَ غَيْرِ أُو۟لِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ
ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ
ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)) النُّور / الآية 30 - 31

مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم

ہو جائے،اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کروتاکہ تم نجات پاؤ۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَـٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا)) الأَحْزَاب / الآية ٥٩

اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتیں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں،اس سے بہت جلدان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی،اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۹۔اسلام اعتدال وتوازن اور وسطیت ورواداری پر قائم ہے۔

((وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَـٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ

ٱلَّتِي كُنتَ عَلَيۡهَآ إِلَّا لِنَعۡلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيۡهِۚ وَإِن كَانَتۡ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٞ رَّحِيمٞ)) البَقَرَة / الآية ١٤٣

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں، جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

((لَكُمۡ دِينُكُمۡ وَلِيَ دِينِ)) الكَافِرُون / الآية ٦

تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

((يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمۡ عِندَ كُلِّ مَسۡجِدٖ وَكُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ وَلَا تُسۡرِفُوٓاْۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ)) الأَعۡرَاف الآية ٣١

اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

((وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ ٱلۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُومٗا مَّحۡسُورًا)) الإِسۡرَاء / الآية ٢٩

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے»۔ (صحیح بخاری)

۱۰۔ اسلام میں تمام جہانوں کے مالک کی رحمت سے مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔

((بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ)) الفَاتِحَة / الآية ١

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

((قُلۡ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ)) الزُّمَر / الآية ٥٣

(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

((وَلَا تُفْسِدُواْ فِي ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَٰحِهَا وَٱدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًاۚ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ)) الأعراف / الآية ٥٦

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور پر امید رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

((وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ أَنَّهُۥ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَٰلَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُۥ غَفُورٌ رَّحِيمٌ)) الأنعام / الآية ٥٤

اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجیئے کہ تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیاہے، کہ جو شخص تم میں سے براکام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح رکھے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جب اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کو پیدا کرچکا تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں، جو اسی کے پاس عرش پر ہے، یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے»۔ (متفق علیہ)

۱۱۔ اسلام یکجہتی اور مساوات کا داعی ہے اور طبقاتی اونچ نیچ اور نسلی امتیازات کے خاتمہ کا اعلان کرتا ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو اپنی بہت ساری مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے اور ہر طرح کے رنگ و نسل والے تمام انسانوں کے درمیان مساوات و برابری کی دعوت دی ہے۔

((وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيلٗا)) الإسراء / الآية ۷۰

یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں بری اور بحری سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

اسلام میں عزت و شرف کا پیمانہ نیکی اور پرہیزگاری کی بنیاد پر قائم ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَـٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)) الحُجُرَات / الآية ١٣

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

نبی کریم محمد ﷺ کا یہ فرمان ہے: ‹‹اے لوگو! خبردار، بے شک تمھارا رب ایک ہے اور یقیناً تمھارے باپ ایک ہیں۔ سن لو، کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر البتہ پرہیزگاری کی بنا پر››۔ (اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے)۔

متعدد اسلامی شعائر میں اتحاد و مساوات کے اصول کی تاکید کی گئی ہے:

1- صلاۃ کے اندر تمام مسلمان کسی رنگ و نسل کے امتیاز اور کسی عہدہ و منصب کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے سے کندھا ملا کر صف بناتے ہیں۔

2- اسلام نے غلاموں کی آزادی کی دعوت دی اور اسے بہت سارے گناہوں کے لئے کفارہ قرار دیا۔

3- حج میں سارے مسلمان ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ اکٹھا ہوتے ہیں، سماجی امتیازات سے قطع نظر ایک ہی طرز اور ایک ہی رنگ کا لباس پہنتے ہیں، کسی قسم کی تفریق کے بغیر سب ایک دوسرے سے مل جل کر حج کے شعائر و مناسک کی ادائیگی کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے بیت حرام کعبہ ([13]) کو عبادت کے واسطے سب سے پہلا گھر اور اہل ایمان کے اتحاد کی علامت بنایا، سارے مسلمان صلاۃ ادا کرتے ہوئے اسی کی جانب اپنا رخ کرتے ہیں، دنیا کے مختلف گوشوں سے دائروں کی شکلیں بن جاتی ہیں جن کا مرکز مکہ ہوتا ہے۔ مسلمان کعبہ کے ارد گرد طواف کرتے

---

[13]) کعبہ معظمہ ایک مربع شکل کی عمارت ہے اور تقریبا مکعب ہے۔ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے درمیان واقع ہے۔ اس عمارت میں دروازہ ہے لیکن کوئی کھڑکی نہیں ہے۔ اس کے اندر کوئی مخصوص چیز نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اندر کسی کی قبر ہے۔ یہ صلاۃ کی ادئیگی کا ایک کمرہ ہے۔ جو مسلمان کعبہ کے اندر صلاۃ ادا کرے وہ کسی بھی سمت رخ کر کے صلاۃ ادا کر سکتا ہے۔ تاریخ میں کئی مرتبہ کعبہ کی عمارت کی تجدید کی گئی ہے۔ نبی ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ مل کر دوبارہ کعبہ کو اس کی اصل بنیاد پر از سر نو تعمیر کیا۔ کعبہ کے ایک کونے میں حجر اسود ہے جس کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے موجود ہے۔ لیکن وہ کوئی معجزاتی پتھر نہیں ہے جس میں کوئی غیر طبعی اور کرشماتی طاقت ہو لیکن وہ مسلمانوں کے لئے ایک رمز کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہیں ، ان کا طواف گھڑی کی سوئیوں کے بر عکس لیکن کائنات کی دوسری گردشوں سے پوری طرح موافق اور ہم آہنگ ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح سیارے آفتاب کے گرد اپنے اپنے مدار میں گردش میں ہوتے ہیں، جس طرح الکٹرون ایٹم کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں، جس طرح انسانی جسم میں خون کی گردش ہوتی ہے اور جس طرح اس حیات وکائنات کی تمام طبعی گردشیں ہوتی ہیں۔ قرآن پاک میں ایسے کئی مناظر پیش کئے گئے ہیں جہاں عبادت گزار اپنے اطراف کے طبعی ماحول کو متاثر کرتے ہیں جیسے نبی داود علیہ السلام کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کی ترتیل و تسبیح خوانی۔ ((وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَٰجِبَالُ أَوِّبِى مَعَهُۥ وَٱلطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ ٱلْحَدِيدَ)) سَبَإِ الآية ١٠ (اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا)۔

اسلام متعدد مقامات پر اس بات کو بہ تکرار دہراتا ہے کہ ساری کائنات اور اس میں پائی جانے والی تمام مخلوقات پروردگار عالم کی تسبیح و تمجید کرتی ہیں۔

جس طرح طبعی طور پر زمین گول ہے اور پھر خود اپنے ہی ارد گرد گردش کر رہی ہے جس کے نتیجے میں شب و روز کی آمد و رفت کا وجود ہوتا ہے اسی طرح کعبہ کے گرد طواف کر کے اور دنیا کے مختلف گوشوں میں رہتے ہوئے مکہ کی سمت رخ کر کے ہر دن صلوات پنجوقتہ کی ادائیگی کے ذریعے پروردگار عالم کی تمجید و تسبیح خوانی کے پیہم و مسلسل اور لگاتار و مستقل کائناتی نظام میں مسلمان اپنی شمولیت اور حصہ داری کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۲۔ اسلام آزادی کا دین ہے۔

دین و عقیدے کے انتخاب میں آزادی

ایک اہم انسانی حق جس کی ضمانت اسلام نے دی ہے وہ ہے دین و عقیدے کے انتخاب کی آزادی

((لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ مِنَ ٱلۡغَيِّۚ فَمَن يَكۡفُرۡ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤۡمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)) البَقَرَة / الآية ٢٥٦

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہو چکی ہے، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

غلامی سے جنگ

اسلام سے پہلے دنیا کی مختلف قوموں میں غلامی ایک معروف دستور اور رائج سسٹم تھا۔ کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ جو لوگ مدت مقررہ پر قرض کی ادائیگی سے عاجز رہ جاتے خود کار طور پر قرض خواہوں کی غلامی میں چلے جاتے۔ اسی طرح جنگی قیدی فوری طور پر فاتح قوم کے غلام مان لئے جاتے۔

بعض ممالک اور مقامات میں تو اس طرح ہوتا کہ جانوروں کی طرح غلاموں کا شکار کیا جاتا۔ غلاموں کو تجارتی ساز و سامان کی طرح خریدا اور بیچا جاتا تھا۔ یہ ہزاروں لوگوں کے لئے آمدنی کا ایک ذریعہ اور کاروبار کا ایک حصہ تھا خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو امیر اور دولت مند طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جہاں پر خاندان میں غلاموں کی تعداد ہی کو دولت مندی کا نشان اور خاندان کی طاقت اور رتبے کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

اسلام کے لئے یہ ممکن تھا کہ غلامی کے ظاہرہ کو ختم کرنے کے لئے قوت کا استعمال کرے اور اس کا نتیجہ یقینی طور پر یہ ہوتا کہ باہمی بغض و عداوت پیدا ہوتی، اسی طرح معیشت کی کمر ٹوٹ جاتی جس کا ایک بڑا حصہ غلاموں کی تجارت پر قائم تھا۔ لیکن اسلام غلامی کا خاتمہ اس طور پر کرنا چاہتا تھا کہ اس سے متعلق پورے معاشرے کا نقطۂ نظر اور طرز فکر ہی تبدیل ہو جائے۔ ایک غلام آزاد ہونے کے بعد معاشرے کا ایک مکمل اور کارآمد ممبر بن

جائے۔اس کے لئے کسی طرح کے مظاہرے یا ہڑتال یا سول نافرمانی یا نسلی انقلابات جیسی کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔اسلام نے کسی خوں ریزی یا قوت کے استعمال کے بغیر ہی ان چشموں کو خشک کردیا جہاں سے غلامی پیدا ہوتی تھی۔ساتھ ہی کسی آزاد کو کسی بھی صورت میں از سر نو غلام بنانے سے منع کردیا۔

اسلام سے پہلے کے وہ ذرائع جہاں سے غلام پیدا ہوتے تھے کچھ اس طرح تھا:

- جنگی قیدی جنھیں غلام بنالیا جاتا تھا۔
- حاکم یا بادشاہ اپنی رعایا میں سے جسے چاہتا غلام قرار دے دیتا تھا۔
- باپ یا دادا یا خاندان کا وہ شخص جسے خاندان کے تمام افراد پر کامل اختیار ہوتا تھا وہ اپنے قرضوں کی ادائیگی کے لئے جسے چاہتا بیچ دیتا یا بطور تحفہ دے دیتا یا دوسرے سے تبدیل کرلیتا۔

اسلام نے آخر کے دو ذرائع کو پوری طرح ختم کر دیا، کسی حاکم کے لئے اس بات کی اجازت نہیں رکھی کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک کر سکے چہ جائیکہ انھیں باقاعدہ غلام بنا سکے۔ اسلام نے حاکم اور محکوم کے حقوق اور فرائض کو پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا جس میں ہر ایک کے لئے آزادی اور عدل وانصاف کی ضمانت ہے۔اور جہاں تک غلامی کے پہلے ذریعے یعنی جنگوں کی بات ہے تو اسلام نے اس کے بھی قیود اور ضوابط مقرر کئے ۔ جنگی قیدیوں کے معاملہ میں عام طور پر یہ ضرورت ہوتی ہے کہ دشمنوں کے ساتھ برابر سرابر کا معاملہ کیا جائے۔ البتہ آخر کار غلاموں کی آزادی بتدریج مکمل ہو جائے اس کے لئے کئی صورتیں پیدا کی گئیں جیسے کسی گناہ کے کفارہ کے طور پر غلاموں کی آزادی یا صدقہ وخیرات کے طور پر یا نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے طور پر یا اللہ رب العالمین کی خوشنودی حاصل کرنے کے طور پر غلاموں کو آزاد کیا جائے۔

دراصل لوگوں کو غلام بنانے کا اہم اور بنیادی سبب وہ جنگیں تھیں جب مغربی ممالک نے اپنی نوآبادیاں قائم کرنے کے لئے معرکے سر کئے جب کہ اسلام کا معاملہ یہ ہے کہ یہاں جان ومال اور دین کے تحفظ کے لئے ہی جنگوں کی اجازت ہے۔

وہ معرکے جو مسلمانوں پر تھوپے گئے اور جنہیں دفاعی طور پر مسلمانوں کو لڑنا پڑا ان میں محمد ﷺ کا اپنے پیروکاروں کو یہ حکم تھا کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ ایک قیدی بطور فدیہ کچھ مال دے کر یا بچوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا کر قید سے آزاد ہو سکتا تھا۔

یہ بھی یاد رہے کہ قید کی حالت میں بھی اسلام نے بچے کو اپنی ماں سے، بیوی کو اپنے شوہر سے اور بھائی کو اپنے بھائی سے الگ نہیں کیا۔

اسی طرح اسلام نے کفارہ کی ادائیگی کے لئے غلام آزاد کرنے کا قانون بنا کر غلاموں کی آزادی کے لئے ایک بڑی مہم شروع کی۔ مثال کے طور پر اگر کسی

نے ماہ رمضان کے دنوں میں بعض ممنوعہ کام کر کے اپنا صوم توڑ دیا تو انھیں کفارہ کے طور پر غلام آزاد کرنا ہوگا۔ قتل خطا کی صورت میں بھی کفارہ کے طور پر غلام آزاد کرنا ہوگا۔ قسم توڑ دینے کی صورت میں بھی اور ایسے ہی ظہار وغیرہ معاملات کے کفارے میں بھی۔

اسلام کا مقصد یہ تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اس ناپسندیدہ نظام سے گلو خلاصی مل جائے اور وہ بھی محفوظ طریقوں سے۔ وہ غلام خاتون جس کے یہاں اس کے آقا کے ذریعہ بچے کی ولادت ہو جائے اسے بیچا نہیں جا سکتا، وہ اپنے آقا کی وفات کے بعد فوری طور پر آزاد ہو جائے گی۔ اسی طرح تمام سابقہ رسم ورواج کے برخلاف اسلام نے یہ قانون بنایا کہ غلام خاتون کا بیٹا اپنے باپ کے تابع ہو کر آزاد قرار پائے گا۔ اسی طرح ایک قانون یہ بھی بنایا کہ غلام ایک متعین مقدار مال کے عوض یا ایک محدود مدت کام کے بدلے اپنے آقا سے اپنی آزادی کو طے کر سکتا ہے۔

((وَٱلَّذِينَ يَبۡتَغُونَ ٱلۡكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡ فَكَاتِبُوهُمۡ إِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيهِمۡ خَيۡرٗاۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِيٓ ءَاتَىٰكُمۡۚ وَلَا تُكۡرِهُواْ فَتَيَٰتِكُمۡ عَلَى ٱلۡبِغَآءِ إِنۡ أَرَدۡنَ تَحَصُّنٗا لِّتَبۡتَغُواْ عَرَضَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۚ وَمَن يُكۡرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعۡدِ إِكۡرَٰهِهِنَّ غَفُورٞ رَّحِيمٞ)) النُّور / الآية ٣٣

تمہارے غلاموں میں جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو، تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخشش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

جب کوئی غلام خود کو آزاد کرنے کا خواہش مند ہو تو وہ اپنے آقا سے اس بات کا مطالبہ کر سکتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پا جائے جس کی رو سے اسے آزادی حاصل ہو جائے، آقا کے لئے ضروری ہے کہ اس کی آزادی میں تعاون کرتے ہوئے اس معاہدہ پر اتفاق کرے۔

اسلام میں اس بات کی صراحت بھی موجود ہے کہ غلام اپنی آزادی کے لئے عام مسلمانوں سے مالی تعاون بھی حاصل کر سکتا ہے نیز حکومتی خزانے سے بھی مدد لے سکتا ہے۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے مسلمانوں کے بیت المال سے غلاموں کی آزادی کے لئے فدیہ کی رقم خرچ کی ہے۔

۱۳۔ اسلام عدل وانصاف کا دین ہے۔

اسلام نے بیشتر مقامات پر اس بات کی تاکید کی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور عدل وانصاف سے کام لیا جائے۔ عدل وانصاف کی عدم

موجودگی اور حقوق سے محرومی کو اسلام نے فساد فی الارض یعنی زمین میں تخریب کاری سے مربوط کیا ہے۔

((وَإِلَىٰ مَدۡيَنَ أَخَاهُمۡ شُعَيۡبٗاۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ قَدۡ جَآءَتۡكُم بَيِّنَةٞ مِّن رَّبِّكُمۡۖ فَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَٱلۡمِيزَانَ وَلَا تَبۡخَسُواْ ٱلنَّاسَ أَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ)) الأَعرَاف / الآية ٨٥

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔ پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت

دو اور روئے زمین میں، اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی، فساد مت پھیلاؤ، یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّـٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُواْ ۚ ٱعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ)) المَائِدَة / الآية ٨

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

((إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّواْ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا

يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا)) النِّسَاء / الآية ٥٨

اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے، دیکھتا ہے۔

((إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَٰنِ وَإِيتَآيِٕ ذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ وَٱلْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ)) النَّحل / الآية ٩٠

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

۱۴۔اسلام حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔

دوسروں کے معاشرتی حقوق

اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ معاشرتی فرائض کو محبت، رحمدلی اور دوسروں کے عزت واحترام کی بنیاد پر قائم ہونا ضروری ہے۔ اسلام نے ان تمام تعلقات میں جو معاشرہ کو ایک دوسرے سے مربوط رکھتے ہیں حقوق و فرائض کی تعیین کی ہے، اس کے اصول وضابطے، بنیادیں اور پیمانے مقرر کئے ہیں۔

((يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمۡ تَفَسَّحُواْ فِي ٱلۡمَجَٰلِسِ فَٱفۡسَحُواْ يَفۡسَحِ ٱللَّهُ لَكُمۡۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرۡفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡعِلۡمَ دَرَجَٰتٖۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرٞ)) المُجادلَة / الآية ١١

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کردو اللہ تمہیں کشادگی دے گا، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کردے گا، اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔

((وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِۚ فَإِن كَرِهۡتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ شَيۡـٔٗا وَيَجۡعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيۡرٗا كَثِيرٗا)) النِّسَاء / الآية ١٩

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔

((وَٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُشۡرِكُواْ بِهِۦ شَيۡـٔٗاۖ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنٗا وَبِذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَٱلۡجَارِ ذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡجَارِ ٱلۡجُنُبِ وَٱلصَّاحِبِ بِٱلۡجَنۢبِ وَٱبۡنِ ٱلسَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخۡتَالٗا فَخُورًا))

النِّسَاء / الآية ٣٦

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتَّىٰ تَسۡتَأۡنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهۡلِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ)) النُّور / الآية ٢٧

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو، یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

((فَإِن لَّمۡ تَجِدُواْ فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤۡذَنَ لَكُمۡۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرۡجِعُواْ فَٱرۡجِعُواْۖ هُوَ أَزۡكَىٰ لَكُمۡۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٌ)) النُّور / الآية ٢٨

اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ، یہی بات تمہارے لئے پاکیزہ ہے، جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمۡ فَاسِقُۢ بِنَبَإٖ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوۡمَۢا بِجَهَٰلَةٖ فَتُصۡبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلۡتُمۡ نَٰدِمِينَ)) الحُجُرَات / الآية ٦

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔

((وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱقۡتَتَلُواْ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَهُمَاۖ فَإِنۢ بَغَتۡ إِحۡدَىٰهُمَا عَلَى ٱلۡأُخۡرَىٰ فَقَٰتِلُواْ ٱلَّتِي تَبۡغِي حَتَّىٰ تَفِيٓءَ إِلَىٰٓ أَمۡرِ ٱللَّهِۚ فَإِن فَآءَتۡ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَهُمَا بِٱلۡعَدۡلِ وَأَقۡسِطُوٓاْۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَ)) الحُجُرَات / الآية ٩

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ

کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

((إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٌ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ)) الحُجُرَات / الآية ١٠

(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَـٰبِۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَـٰنِۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ)) الحُجُرَات / الآية ١١

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ)) الحُجُرَات / الآية ١٢

اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے خادم انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی (خیر و بھلائی) پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(بخاری و مسلم)

والدین کی عزت و تکریم

((وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا))

الإسْرَاء / الآية ٢٣ - ٢٤

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان

میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا، اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

((وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ))

الأَحْقَاف / الآية ١٥

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

قرابت داروں کے حقوق

((وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَٱلْمِسْكِينَ وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا)) الإسَرَاء / الآية ٢٦

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔

۔ ہمسایوں کے حقوق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ‹‹اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم!! وہ ایمان والا نہیں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کون؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو››۔ (متفق علیہ)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ‹‹ہمسایہ ہمسائے پر شفعہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو››۔ (صحیح سنن ابی داود)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «اے ابوذر! جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو»۔ (صحیح مسلم)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: « جس کے پاس زمین ہو اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کو (خریدنے کی) پیش کش کرے»۔ (صحیح سنن ابن ماجہ)

۔ یتیموں کے حقوق

((فَأَمَّا ٱلۡيَتِيمَ فَلَا تَقۡهَرۡ)) الضُّحَى / الآية ٩

پس یتیم پر بھی تو سختی نہ کیا کر۔

((وَيَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡيَتَـٰمَىٰۖ قُلۡ إِصۡلَاحٞ لَّهُمۡ خَيۡرٞۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمۡ فَإِخۡوَٰنُكُمۡۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ ٱلۡمُفۡسِدَ مِنَ ٱلۡمُصۡلِحِۚ وَلَوۡ

شَآءَ ٱللَّهُ لَأَعۡنَتَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ)) البَقَرَة / الآية ٢٢٠

اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے، تم اگران کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

((وَإِذَا حَضَرَ ٱلۡقِسۡمَةَ أُوْلُواْ ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينُ فَٱرۡزُقُوهُم مِّنۡهُ وَقُولُواْ لَهُمۡ قَوۡلٗا مَّعۡرُوفٗا)) النِّسَاء / الآية ٨

اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان سے نرمی سے بولو۔

۔ حیوانات کے حقوق

((وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا طَٰٓئِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيۡهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمۡثَالُكُمۚ مَّا فَرَّطۡنَا فِي ٱلۡكِتَٰبِ مِن شَيۡءٍۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمۡ يُحۡشَرُونَ)) الأنعام / الآية ٣٨

اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر کھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت جہنم میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو اس نے اسے

کھانے کے لیے کوئی چیز نہ دی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا، جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس سے پانی بھر کر پلانے لگا، حتیٰ کہ اس کو خوب سیراب کر دیا۔ اللہ نے اس شخص کے اس کام کی قدر کی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنا لازم ٹھہرایا ہے، سو جب تم قتل کرو، تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے

اندازسے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کواپنی چھری تیز کرنی چاہیے اور ذبیحہ کوآرام پہنچاناچاہیے۔(صحیح مسلم) [14]

١٥۔اسلام عصری ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

((وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَا وَٱدۡعُوهُ خَوۡفًا وَطَمَعًاۚ إِنَّ رَحۡمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٞ مِّنَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ)) الأَعۡرَاف / الآية ٥٦

---

[14] گوشت پروٹین کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے۔انسانوں کے دانت میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ گوشت کھانے اور چبانے کے لئے پوری طرح مناسب ہیں۔اللہ نے جو دانت عطا فرمائے ہیں وہ سبزی اور گوشت دونوں چیزیں کھانے کے لئے موزوں ہیں اور انسان کا ہاضمہ بھی نباتاتی اور حیواناتی دونوں طرح کی غذائیں ہضم کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کردی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امید وار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالٰی کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

((ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِي ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعۡضَ ٱلَّذِي عَمِلُواْ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ)) الرُّوم / الآية ٤١

خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالٰی چکھادے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

۱۶۔ جنگی قیدیوں کے حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات جنیوا معاہدے سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

نبی کریم محمد ﷺ اپنے پیروکاروں کو قیدیوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے نیز خود کھانے اور پہننے سے پہلے قیدیوں کی خوراک اور لباس کا انتظام کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

((وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا)) الإنسان / الآية ٨ - ٩

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو، ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔

اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ ہتھیار ڈال دینے والے جنگجوؤں کے ساتھ رحم وکرم کا برتاؤ کیا جائے۔

((وَإِنۡ أَحَدٌ مِّنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ٱسۡتَجَارَكَ فَأَجِرۡهُ حَتَّىٰ يَسۡمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ أَبۡلِغۡهُ مَأۡمَنَهُۥۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُونَ))

التَّوْبَة / الآية ٦

اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچادے۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔

اسلام نے خواتین اور بچوں، نابینا اور معذوروں، راہبوں اور عمر دراز بوڑھوں کے قتل سے منع کیا ہے کیونکہ یہ لڑنے والے افراد میں شامل نہیں ہیں۔

۱۷۔ اسلام کا اقتصادی نظام معاشی استحکام کے لئے معاون ہے۔

اسلام میں مال کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تجارت، سامانوں اور خدمات کے تبادلے، تعمیر اور آبادی کی ضروریات کے لئے ہے۔ جب کوئی شخص مال کمانے کی خاطر مال کو بطور قرض دیتا ہے تو گویا مال کو اس کے بنیادی مقصد یعنی تعمیر وترقی اور تبادلے کا ذریعہ بنانے کے بجائے مال جمع کرنے کو ہی ایک مقصد بنا لیتا ہے۔

قرضوں کے ذریعہ حاصل کیا جانے والا فائدہ یعنی سود درحقیقت قرض خواہوں کے لئے ایک حوصلہ افزا عمل ہے کیونکہ اس میں خسارے اور گھاٹے کا کوئی امکان نہیں ہوتا اور اس کے نتیجے میں قرض دینے والے جو سود در سود مجموعی منافع حاصل کرتے ہیں وہ امیروں اور غریبوں کے درمیان ایک گہری خلیج پیدا کر دیتا ہے۔

آخری چند دہائیوں میں بہت سی حکومتیں اور ادارے وسیع پیمانے پر اس جال میں پھنس گئے ہیں اور ہمارے سامنے اس بات کی متعدد مثالیں آگئی ہیں کہ بعض ملکوں کا معاشی نظام پوری طرح رو بہ زوال ہے۔ یقیناً سود کسی معاشرے میں جس قدر تباہی اور فساد پھیلا سکتا ہے کسی دوسرے جرم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ہے([15])۔

---

[15]) نصرانی اصولوں کے مد نظر تھامس اکناس نے سود یا سودی قرض کی مذمت کی ہے۔ کلیسہ اپنے عظیم مذہبی اور دنیاوی کردار کی بنا پر، دوسری صدی کے پادریوں پر سودی معاملات کی پابندی عائد کرنے کے بعد، اپنے رعایا میں سود کی ممانعت کو عام کرنے میں کامیاب رہی۔ تھامس اکناس کے مطابق سود کی ممانعت کا وجہ جواز یہ ہے کہ ادھار لینے والے پر قرض دینے والے کے انتظار کی قیمت چکا پانا ناممکن ہے کیونکہ وہ لوگ اسے ایک تجارتی معاملہ سمجھتے ہیں۔ قدیم فلسفی ارسطو کا خیال تھا کہ مال مبادلے کا ذریعہ ہے نفع کمانے کا وسیلہ نہیں ہے۔ افلاطون کا خیال تھا کہ سودی معاملہ دولت مند لوگوں کی جانب سے اپنے ہی معاشرے کے غریب لوگوں کے استحصال کی ایک صورت ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُواْ ٱلرِّبَوٰٓاْ أَضۡعَـٰفًا مُّضَـٰعَفَةًۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ)) آل عِمۡرَان / الآية ١٣٠

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تمہیں نجات ملے۔

((وَمَآ ءَاتَيۡتُم مِّن رِّبٗا لِّيَرۡبُوَاْ فِيٓ أَمۡوَٰلِ ٱلنَّاسِ فَلَا يَرۡبُواْ عِندَ ٱللَّهِۖ وَمَآ ءَاتَيۡتُم مِّن زَكَوٰةٖ تُرِيدُونَ وَجۡهَ ٱللَّهِ فَأُوْلَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُضۡعِفُونَ)) الرُّوم / الآية ٣٩

یونان کے زمانے میں سودی لین دین عام تھا بلکہ قرض کی ادائیگی نہ کر پانے کی صورت میں قرض دار کو غلاموں کے بازار میں لے جا کر فروخت کر دینا ادھار دینے والے کا ایک حق تھا۔ رومانیوں کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ ممانعت کسی دینی اثر کا نتیجہ نہیں تھی کیونکہ نصرانیت کی آمد سے تین صدیوں سے بھی پیشتر یہ حادثہ رونما ہو چکا تھا۔ یہ بات معلوم رہے کہ انجیل نے اپنے پیروکاروں پر سودی لین دین کو حرام قرار دیا ہے اور اس سے پہلے توریت میں بھی یہی حکم ہے۔

تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو تو ایسے لوگ ہی اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔

۱۸۔ اسلام مال و دولت اور صحت و تندرستی کا محافظ ہے۔

یہ اللہ کی رحمت اور اپنی مخلوق پر اس کا لطف و کرم ہے کہ اس نے ہمیں پاکیزہ چیزیں کھانے کی اجازت دی اور خبیث چیزوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

((ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِيَّ ٱلْأُمِّيَّ ٱلَّذِي يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ)) الأعراف / الآية ۱۵۷

جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں([16]) اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت

[16]) خنزیر (سور) ایک گندہ جانور ہے، اس کا گوشت انسان کے لئے ضرر رساں ہے۔ وہ گندگی ہی میں زندگی گزارتا ہے۔ صاف ستھری طبیعت کا انسان اس کو چھونا تو درکنار اس کے قریب جانے کو بھی پسند نہیں کرتا۔ خنزیر کھانا انسان کے غیر متوازن ہونے کی علامت ہے۔ جدید سائنس کے ذریعے متعدد نکات کا انکشاف ہوا ہے۔ دوسرے کھانوں کی بہ نسبت خنزیر کے گوشت میں کولیسٹرول اور چربی پیدا کرنے والی ایسڈ کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے۔ خنزیر کا گوشت بڑی آنت، سیدھی آنت، پروسٹیٹ اور خون کا کینسر پھیلنے میں معاون بنتا ہے اسی طرح موٹاپے اور اس کے باعث پیدا ہونے والی بہت سی لاعلاج بیماریوں کا سبب ہوتا ہے۔

کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

((يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَـٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ ٱلْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَـٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ)) البَقَرَة / الآية ٢١٩

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے[17]۔ آپ سے یہ بھی

[17]) شراب اور دیگر منشیات کے اثر سے آدمی اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے، اس کے اعمال غیر متوازن ہو جاتے ہیں، کردار بگڑ جاتا ہے، لوگوں کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے، مدہوشی کی حالت کبھی اپنے ہی کسی دوست بلکہ اپنے خاندان اور اہل وعیال ہی میں سے

دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجئے حاجت سے زائد چیز، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام صاف صاف تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے، تاکہ تم سوچ سمجھ سکو۔

((يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ)) المَائِدَة / الآية ٩٠

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

کسی فرد کے قتل کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح جوئے بازی باہمی نفرت و کراہیت اور آپسی بغض و عداوت کا باعث ہے۔

۱۹۔اسلام میں عورتوں کے حقوق اقوام متحدہ کے بیانئے سے بہت بڑھ کر ہیں۔

بہت سے لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اگر ایک مسلمان عورت اقوام متحدہ کے بیانئے کے مطابق اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور اسلام میں دیئے گئے اپنے حقوق سے دست کش ہو جائے تو یہ اس کے لئے گھاٹے کا سودا ہو گا کیونکہ اسلامی شریعت کے مطابق اقوام متحدہ میں دیئے گئے حقوق کے مقابلے میں اسے بہت زیادہ حقوق حاصل ہیں۔

اسلام سے پہلے عورت کو ایک سامان سمجھا جاتا تھا اور اس کے ساتھ اسی طرح معاملہ کیا جاتا تھا، اسے بطور تجارت پیش کیا جاتا تھا، اس کے احساسات کا اعتبار کئے بغیر، اس کی منظوری اور موافقت کے بغیر ہی اس کا نکاح کر دیا جاتا تھا۔

موجودہ زمانے میں عورت یہ ثابت کرنے میں لگی ہوئی ہے کہ وہ سارے کام جو مرد کر سکتے ہیں عورت بھی کر سکتی ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی

صورت میں عورت اپنی انفرادیت اور اپنا نسوانی امتیاز کھو دیتی ہے۔ اللہ تعالی نے عورت کو ایسے کاموں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو مرد انجام نہیں دے سکتے جیسے بچے پیدا کرنا اور انھیں طبعی طریقے سے دودھ پلانا اور بچوں کی پرورش کرنا وغیرہ۔ اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق اللہ رب العالمین کے سامنے اپنی ذمہ داریوں میں مرد و عورت یکساں اور برابر ہیں اور ان دونوں سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے فرائض اور عبادات مثلا صلاۃ و زکاۃ اور صیام و حج کی ادئیگی کریں گے۔

اسلام نے عربوں کی قدیم تہذیب کے مقابلے میں عورت کی حالت کو بہت بہتر بنایا۔ بچیوں کو زندہ دفن کرنے سے روکا، عورت کو ایک مستقل حیثیت عطا کی۔ شادی سے متعلق امور کو مرتب و منظم کیا، عورت کے حق مہر کی حفاظت کی، وراثت میں اس کے حق کی ضمانت دی، اس کو خصوصی ملکیت کا حق عطا کیا کہ وہ اپنے مال کا انتظام وانصرام از خود کر سکتی ہے۔

اسلام سے پہلے عورت میراث سے محروم تھی۔ جب اسلام آیا تو اس نے اسے وارثوں میں شامل کیا بلکہ تیس حالات سے زائد حالتوں میں اسے مردوں سے زیادہ حصہ ملتا ہے جب کہ مرد حضرات کو صرف چار حالات میں ان کے نسب وقرابت کا خیال کرتے ہوئے اعلی نسبت حاصل ہوتی ہے(18)۔اسی طرح طلاق یا وفات کی حالت میں بیوی کو یہ حق ہے کہ اپنے شوہر کے گھر میں ہی سکونت اختیار کرے ، اسی طرح عورت اور اس کے بچوں کے لئے مالی اخراجات کو بھی مختص کیا جاتا ہے۔

---

[18]) جب وفات پانے والا بیٹا اور بیٹی چھوڑتا ہے تو ایسی صورت میں بیٹا بیٹی سے دوگنا میراث پاتا ہے لیکن یاد رہے کہ ایک مرد پر اپنی بیوی اور بچوں کا نان ونفقہ لازم ہے۔ ایک پہلو یہ بھی قابل غور ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کی جانب سے اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ خود بھی وراثت کا حقدار ہوتی ہے۔ وہ حصہ جو ایک خاتون میراث میں پاتی ہے اس کی اپنی خاص ملکیت ہوتی ہے جس میں کسی قسم کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی، جسے وہ اپنے مستقبل کی کسی ضرورت یا ہنگامی حالات کے لئے بچا کر محفوظ رکھ سکتی ہے۔

قرآن کریم میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں کہ آدم علیہ السلام کی غلطی کی ذمہ داری حوا علیہا السلام پر ہے بلکہ اس کے بر عکس ہمیشہ یہ اشارے پائے جاتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اپنی غلطی کے پورے ذمہ دار تھے۔ تنہا آدم علیہ السلام کو ملامت کا سامنا کرنا پڑا اور انھوں نے ہی پروردگار عالم سے توبہ کے کلمات سیکھے اور توبہ کی۔

((فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ)) البقَرَة / الآية ٣٧

آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

عورتوں پر آدم علیہ السلام کی غلطی کا کوئی بار نہیں ہے بلکہ اسلام نے ہمیشہ عورت کی شان کو بلند کرنے کی سعی کی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان میں سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہو"۔ امام ترمذی نے یہ حدیث روایت کی ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

((إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَـٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ وَٱلْقَـٰنِتِينَ وَٱلْقَـٰنِتَـٰتِ وَٱلصَّـٰدِقِينَ وَٱلصَّـٰدِقَـٰتِ وَٱلصَّـٰبِرِينَ وَٱلصَّـٰبِرَٰتِ وَٱلْخَـٰشِعِينَ وَٱلْخَـٰشِعَـٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَـٰتِ وَٱلصَّـٰٓئِمِينَ وَٱلصَّـٰٓئِمَـٰتِ وَٱلْحَـٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَـٰفِظَـٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)) الأَحْزَاب / الآية ٣٥

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

((يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَـٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ

فَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ شَيۡـٔٗا وَيَجۡعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيۡرٗا كَثِيرٗا))
النِّسَاء / الآية ١٩

ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لئے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔

((يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلۡأَرۡحَامَۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبٗا)) النِّسَاء / الآية ١

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔

((مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ)) النَّحل / الآية ٩٧

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔

((هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ)) البَقَرَة / الآية 187

وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔

((وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ)) الرُّوم / الآية ٢١

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

((وَيَسْتَفْتُونَكَ فِى ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِى ٱلْكِتَٰبِ فِى يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِى لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا ۞ وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا

صُلۡحًاۚ وَٱلصُّلۡحُ خَيۡرٞۗ وَأُحۡضِرَتِ ٱلۡأَنفُسُ ٱلشُّحَّۚ وَإِن تُحۡسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرًا)) النِّسَاء / الآية ١٢٧-١٢٨

آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے! کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق تم نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کار گزاری انصاف کے ساتھ کرو۔ تم جو نیک کام کرو، بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دماغی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں۔ صلح بہت بہتر چیز ہے، طمع ہر

ہر نفس میں شامل کر دی گئی ہے۔ اگر تم اچھا سلوک کرو اور پرہیزگاری کرو تو تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ پوری طرح خبر دار ہے۔

اللہ تعالی نے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں پر خرچ کریں اور ان کے مالوں کی حفاظت کریں۔ یاد رہے کہ خاندان کے تیئں کسی قسم کی مالی ذمہ داری عورت پر نہیں رکھی گئی ہے۔ اسی طرح اسلام نے عورت کے تشخص اور اس کی شناخت کو تحفظ عطا کیا ہے کہ وہ شادی کرنے کے بعد بھی اپنے خاندان اور اس کی جانب ہی نسبت سے وابستہ رہے گی۔

اسلام نے کراہت کے ساتھ طلاق کی اجازت رکھی ہے۔ نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک رشتہ اور مضبوط عہد ہے۔ جس وقت میاں بیوی اتفاق کے ساتھ نہ رہ سکیں تو طلاق کا فیصلہ لینے سے پہلے تین اہم اور ضروری اقدامات ہیں، ایک تو نصیحت اور دوسرے وساطت وثالثی اور تیسرے ایک متعین وقفے کا انتظار جس میں نفوس کے پرسکون ہونے کی توقع ہے۔

((وَإِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَٱبۡعَثُواْ حَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهِۦ وَحَكَمًا مِّنۡ أَهۡلِهَآ إِن يُرِيدَآ إِصۡلَٰحًا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيۡنَهُمَآۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا)) النِّسَاء / الآية ٣٥

اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرادے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔

مریم علیہا السلام جو عیسی علیہ السلام کی والدہ ہیں وہ اکیلی خاتون ہیں جن کا نام کے ساتھ قرآن مجید میں ذکر آیا ہے۔اس کے باوجود قرآن کے بیشتر قصوں میں عورتوں کا ایک عظیم کردار رہا ہے ۔ مثال کے طور پر نبی سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ملکہ سبا بلقیس کا واقعہ جس کا خاتمہ اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ ملکہ پروردگار عالم پر ایمان لاکر مسلمان بن جاتی ہے۔

((إِنِّي وَجَدتُّ ٱمۡرَأَةٗ تَمۡلِكُهُمۡ وَأُوتِيَتۡ مِن كُلِّ شَيۡءٖ وَلَهَا عَرۡشٌ عَظِيمٞ)) النَّمل / الآية ٢٣

میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔

اسلامی تاریخ ہمیں یہ بتلاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں سے مشورے کئے اور بیشتر مواقف میں ان کی رائے کو شرف قبولیت بخشا۔ اسی طرح خواتین کو بھی مسجدوں میں آکر مردوں کی طرح صلاۃ باجماعت ادا کرنے کی اجازت مرحمت ادا فرمائی۔ جنگوں میں بھی عورتیں مردوں کے شانہ بہ شانہ شریک ہوتی تھیں اور زخمیوں کی تیمارداری میں تعاون کرتی تھیں۔ تجارتی معاملات میں بھی حصہ لیتی تھیں اور تعلیم و تربیت کے میدانوں میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرتی تھیں۔

اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے عورتوں کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا حق دیا ہے جب کہ مغربی ممالک میں پچھلی صدی اسے اپنی رائے ظاہر کرنے کا حق ملا ہے اور وہ بھی کافی مشقت اور سڑکوں پر نکل کر مظاہرے وغیرہ کرنے کے بعد۔

بے شک اسلام میں تعدد ازواج کی اجازت ہے لیکن ایسا کرنا ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ اس غلط فہمی کے شکار ہیں۔ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ استثنائی صورت ہے۔

((وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا۟ فِى ٱلْيَتَـٰمَىٰ فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَـٰثَ وَرُبَـٰعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ فَوَٰحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُوا۟))

النِّسَاء / الآية ٣

اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کرکے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔

قرآن مجید دنیا کی وہ تنہا کتاب ہے جو عدل وانصاف کی شرط کے ساتھ بیک وقت صرف چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتی ہے۔ اسلام سے پہلے صورت حال یہ تھی کہ بیویوں کی تعداد کی کوئی حد متعین نہیں تھی۔ مردوں کی ایک بڑی تعداد ایسی تھی جن کے پاس دسیوں بلکہ بعض کے پاس سیکڑوں کی تعداد میں بیویاں تھیں لیکن اسلام نے اس تعداد کو زیادہ سے زیادہ چار پر محدود کردیا۔ اسلام ایک مرد کو دو یا تین یا چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ ان کے خورد ونوش کا انتظام کرسکے، ان کے درمیان عدل

وانصاف کا معاملہ کرے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کرے۔اور ظاہر ہے کہ ان شرطوں کی تکمیل کوئی آسان بات نہیں۔

((وَلَن تَسْتَطِيعُوٓاْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُواْ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا)) النِّسَاء / الآية ١٢٩

تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو، اس لئے بالکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

طبعی طور پر بچوں اور بچیوں کی پیدائش کا تناسب تقریباً یکساں ہے۔ سائنسی طور پر یہ بات معلوم ہے کہ بچیوں کے زندہ اور باقی رہنے کے مواقع بچوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ جنگوں میں بھی خواتین کے بجائے مردوں

ہی کی جان جاتی ہے۔ سائنسی طور پر یہ حقیقت بھی معلوم ہے کہ خواتین کی عمومی طور پر متوسط عمر مرد حضرات کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ مذکورہ حقائق کی بنا پر یہ بات لازمی ہے کہ غیر شادی شدہ مردوں کے مقابلے میں غیر شادی شدہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور بیوہ عورتوں کی بہ نسبت ایسے مردوں کی تعداد کم ہوگی جن کی بیویاں وفات پاگئی ہیں۔ لہذا عملی طور یہ قطعی نامناسب فیصلہ ہے کہ ہر مرد کو ایک ہی بیوی کے ساتھ پابند کر دیا جائے۔

ان معاشروں میں جہاں پر ایک سے زیادہ نکاح ممنوع ہے وہاں پر آپ یہ بات عام طور پر پائیں گے کہ شادی کے بغیر ایک مرد کئی خواتین کے ساتھ تعلقات اور دوستی رکھتا ہے یا عشق لڑاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ معشوقائیں وہ حقوق کبھی نہیں پاسکتیں جو ایک بیوی کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں، نہ ان کی ذات کے حقوق کا کہیں کوئی تحفظ ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی ناجائز اولاد کے حقوق کا۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ان معاشروں

میں شادی کے بغیر ان ناجائز تعلقات کو لے کر کوئی پریشانی نہیں ہے، حتی کہ ہم جنس پرستی میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کسی واضح ذمہ داری کے بغیر تعلقات بنانے اور بلا باپ کے بچوں کو بھی قبول کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ انھیں ساری تکلیف اس بات سے ہے کہ ایک مرد قانونی طور پر ایک سے زیادہ عورتوں سے بیک وقت کیسے نکاح کر سکتا ہے۔ اسلام اس معاملے میں انتہائی دانش مندانہ اور حکیمانہ فیصلہ کرتا ہے اور صاف طور پر ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کی اجازت دیتا ہے اور اس طرح عورتوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ ان کی عزت و آبرو کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان خواتین کے لئے یہ ایک بہترین حل ہے جن کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہو کہ انھیں کوئی کنوارا شوہر نصیب نہیں ہو رہا ہے اور ان کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں ایک یہ کہ کسی شادی شدہ کی دوسری، تیسری یا چوتھی بیوی

بن کر زندگی گزاریں یا پھر کسی سے ناجائز تعلقات قائم کر کے معشوقہ بن کر اپنی خواہشات کی تکمیل کریں۔

بہر حال عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اکیلی بیوی بن کر رہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ عقد نکاح کے وقت ہی یہ شرط لگادے اور یہ ایسی شرط ہے جس کی پابندی ضروری ہے اور جس کا توڑنا جائز نہیں ہے۔

ایک انتہائی اہم نقطہ جسے نئے معاشرے میں عام طور پر فراموش کر دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک حق ایسا ہے جو اسلام میں صرف خواتین کو حاصل ہے مرد حضرات کو حاصل نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد صرف غیر شادی شدہ عورتوں سے ہی نکاح کر سکتا ہے جب کہ عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کنوارے اور شادی شدہ جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں اس بات کی ضمانت موجود ہے کہ اولاد اپنے حقیقی باپ کی طرف منسوب ہوں گے، بچوں کے حقوق کو تحفظ ملے گا اور وہ اپنے والد کی میراث کے حقدار

ہوں گے۔ اسلام عورت کو کسی شادی شدہ مرد سے نکاح کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ اس شادی شدہ کے پاس چار سے کم بیویاں ہوں۔ اس اعتبار سے ایک عورت کے پاس اپنے لئے شوہر کے انتخاب میں زیادہ گنجائش موجود ہے اور اس کے پاس یہ بھی موقع ہے کہ وہ معلوم کر سکے کہ دوسری بیوی کے ساتھ کیسا معاملہ کیا جارہا ہے اور اس کی پوری معلومات لے کر وہ اپنی شادی کی منصوبہ بندی کرے۔

۲۰۔ اسلام محبت اور تعاون کا دین ہے۔

((وَٱعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ وَٱذْكُرُواْ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَاۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ)) آل عمران / الآية ۱۰۳

اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

((وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ)) المَائِدَة / الآية ٢

نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

۲۱۔اسلام دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کرنے کا واحد راستہ ہے۔

((إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلۡإِسۡلَٰمُۗ وَمَا ٱخۡتَلَفَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡعِلۡمُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡۗ وَمَن يَكۡفُرۡ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلۡحِسَابِ)) آل عمران / الآية ١٩

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

((وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ)) آل عمران / الآية ٨٥

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

محمد ﷺ کی شخصیت سے متعلق

مشاہیر کے اقوال

رسول اکرم محمد ﷺ کی شخصیت سے متعلق دنیا کی تاریخ میں بہت سے غیر مسلم قائدین نے تعریفی وتوصیفی کلمات کہے ہیں جس کی بناپر اسلام کے پیغام کی جانب توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ہم ذیل میں چند لوگوں کے اقوال پیش کررہے ہیں۔

نپولین بوناپرٹ (Napoleon Bonaparte)

« مجھے امید ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب تمام قوموں کے مہذب اور دانشمند اس بات پر اتفاق کریں گے کہ ایک ایسے عالمی نظام کی بنیاد رکھی جائے جو سب کے لئے یکساں اور عدل وانصاف پر مبنی ہو اور اس کی بنیاد قرآن

کریم پر ہو جو اس کائنات کی واحد حقیقت ہے اور جو تنہا ایسی چیز ہے جو انسانیت کو نجات کی منزل تک لے جاسکتی ہے۔››

(بحوالہ کتاب نپولین اور اسلام مطبوعہ پیرس 1914)

مہاتما گاندھی

مہاتما گاندھی (Mohandas Karamchand Gandhi) نے ینگ انڈیا (**Young India**) اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا:

‹‹میں نے اس آدمی کی خوبیوں کو جاننا چاہا جو بلا اختلاف کروڑوں لوگوں کے دلوں پر بادشاہت کر رہا ہے۔ میں اس بات پر پوری طرح مطمئن ہوں کہ تلوار وہ چیز ہرگز نہیں ہے جس کے ذریعہ اسلام نے اپنا مقام بنایا ہے بلکہ اس کے پیچھے کا راز تھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی، آپ کی دقت نظری، وعدوں کی سچائی، اپنے دوستوں اور پیروکاروں کے لئے اخلاص اور قربانی، ہمت

وبہادری اور اپنے رب پر اور اپنی رسالت پر مکمل اعتماد اور بھروسہ۔ یہی وہ خوبیاں تھیں جس نے راستے کو ہموار کیا اور مشکلات کو آسان کیا۔ تلوار یہ کام نہیں کرسکتی۔ رسول ﷺ سے متعلق لکھی گئی کتاب کا دوسرا حصہ پڑھ لینے کے بعد مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہوا کہ آپ کی عظیم زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے میرے پاس کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔»

لامارتین

فرانسیسی شاعر لامارتین (Lamartine) اپنی کتاب تاریخ اتراک میں لکھتا ہے کہ ایک عظیم قائد کے تین معروضی معیار ہیں:

۱۔ مقصد کی عظمت وبلندی

۲۔ وسائل کی کمی

۳۔ شاندار نتائج

اور اس کے بعد یہ نتیجہ پیش کرتا ہے کہ : فلسفی، خطیب، رسول، قانون ساز، غازی، باطل افکار کے مٹانے والے، دانشمندانہ اعتقادات اور بغیر کسی بت یا تصویر کے عبادات کو فروغ دینے والے ، 20 دنیاوی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت کی بنیاد رکھنے والے کا نام نامی محمد (ﷺ) ہے۔ ان تمام پیمانوں سے جانچنے کے بعد جن سے کسی انسان کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ہمیں یہ سوال کرنے کا حق ہے: کیا انسانی تاریخ میں ان سے عظیم تر کوئی پایا گیا ہے؟۔

اڈوارڈ گبن

انگریز مؤرخ اڈوارڈ گبن (Edward Gibbon) لکھتا ہے: «کوئی بھی فلسفی جو کسی معبود کے وجود پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے محمد ﷺ کے پیش کردہ عقیدے کے اقرار کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کیونکہ وہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو موجودہ وقت میں ہماری عقلوں سے کہیں زیادہ بلند تر ہے۔»

اڈمانڈ بوزورتھ

انگریز مستشرق اڈمانڈ بوزورتھ (Clifford Edmund Bosworth) اپنی کتاب ایشیائی ادب کے مقدمہ میں لکھتا ہے: «محمد (ﷺ) اپنی رسالت کے آغاز سے اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس بات پر قائم رہے کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔»

وہ مزید لکھتا ہے: «محمد ﷺ بیک وقت ایک دینی رہنما اور ایک سیاسی قائد تھے۔ لیکن ان کے یہاں پادریوں کا سا تکبر نہیں تھا اور نہ ہی بادشاہوں کی طرح لاؤ لشکر۔ ان کے پاس کوئی تربیت یافتہ فوج نہیں تھی۔ اپنی حفاظت کے لئے کوئی اسپیشل سیکورٹی نہیں رکھتے تھے۔ کوئی عالیشان محل نہیں تھا۔ آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں تھا۔ اگر کسی کے بارے میں یہ کہنا ممکن ہے کہ انھوں نے الہی طاقت کی بدولت حکومت کی تو وہ محمد ﷺ ہیں۔ کیونکہ انھوں نے زمام اقتدار کی گرفت کو اپنے ہاتھوں میں خوب مضبوطی کے ساتھ

رکھا جب کہ آپ کے پاس اسے سنبھالنے کے لئے ضروری ساز وسامان نہیں تھے اور نہ ہی کوئی صاحب اقتدار آپ کا معاون و مددگار تھا۔»

آنی بزنٹ

برطانوی حقوق نسواں کی ایک کارکن اور قلمکار مصنفہ آنی بزنٹ (Annie Besant) لکھتی ہے:

«یہ محال ہے کہ ایک شخص عظیم عربی نبی کی حیات و شخصیت کا مطالعہ کرے اور اسے معلوم ہو جائے کہ انھوں نے کیسی زندگی گزاری اور اپنے متبعین کو کس طرح تعلیم دیتے تھے اس کے باوجود اس کے دل میں اس باکمال نبی کی عزت و احترام کا احساس نہ ہو۔ آپ اوپر والے رب کے عظیم رسولوں میں سے ایک تھے۔ بے شک میں بہت سی ایسی باتیں بیان کروں گی جس سے اکثر لوگ واقف ہیں مگر میں ذاتی طور پر جب جب اس کو پڑھتی ہوں ہر مرتبہ ایک نئے انداز سے اس عظیم عربی معلم کے لئے عزت و احترام

کا ایک نیا احساس ہوتا ہے اور آپ کی خوبی و کمال کا ایک نیا زاویہ دریافت ہوتا ہے۔»(بحوالہ کتاب حیات و تعلیمات محمد، مطبوعہ 1932 صفحہ 4)

جیمس میچنر

جیمس میچنر (James A. Michener) نبی ﷺ کی شخصیت میں رحمت کی بعض شکلوں سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اور آپ کی سادگی، انسانیت، شرافت اور عزم و حزم کی بابت اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

«محمد ﷺ وہ الہامی شخص جنھوں نے اسلام کو قائم کیا ایک ایسے عرب قبیلے میں پیدا ہوئے جو بتوں کی پرستش کیا کرتا تھا۔ آپ کی ولادت یتیمی کی حالت میں ہوئی۔ آپ فقیروں، ضرورت مندوں، یتیموں، بیواؤں، غلاموں اور کمزوروں سے محبت فرماتے تھے۔ محمد ﷺ کی معجزاتی شخصیت نے پورے شبہ جزیرۂ عرب بلکہ پورے مشرق میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے بتوں کو توڑا اور ایک ایسا دین قائم کیا جس میں صرف ایک

اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ آپ نے عورتوں کو غلامی کی ان بیڑیوں سے آزاد فرمایا جو صحرائی رسم ورواج کی بنا پر ان پر فرض ہو چکے تھے۔ آپ نے سماجی عدل وانصاف کی دعوت بلند کی۔ آپ کو مطلق العنان بادشاہ، یا ایک مقدس شخصیت بننے کی پیشکش کی گئی لیکن آپ کا یہی اصرار تھا کہ آپ اللہ کے ایک بندے ہیں جن کو بشیر ونذیر بنا کر دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔›› (بحوالہ کتاب اسلام جسے غلط طور پر سمجھا گیا۔ ریڈرز ڈائجسٹ میگزین۔ امریکی ایڈیشن۔ مئی 1955 صفحات 68-70)

مائکل ہارٹ

مائکل ہارٹ (Michael H. Hart) جو فلکیات وریاضیات کا عالم اور ایک مشہور مؤرخ ہے جس نے "100 مؤثر شخصیات" پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے اس بات پر بحث کی ہے کہ تاریخ انسانی میں وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے اپنے عظیم اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کتاب میں اس نے

100 ایسی شخصیات کا ذکر کیا ہے جنھوں نے انسانیت پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے۔ ان افراد میں اس نے عیسی علیہ السلام، موسی علیہ السلام، آزوس، ارسطو، بدھ، کنفیوشس، ہٹلر، افلاطون، زرداشت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس نے اول نمبر سے سو نمبر تک ان کے اثر ورسوخ کی برتری کے لحاظ سے ان کی درجہ بندی کی ہے۔ اپنی درجہ بندی میں اس نے ان کی اثر آفرینی کو معیار بنایا ہے۔ اس شخص نے محمد ﷺ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے اور اس کا سبب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

«میرا یہ انتخاب کہ محمد ﷺ دنیائے انسانیت پر اثر انداز ہونے والی شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر ہیں بعض قارئین کے لئے حیران کن ہوگا اور بعض اس پر معترض ہوں گے لیکن تاریخ انسانی میں وہی ایک منفرد شخصیت ہیں جنھوں نے دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے ایک نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔»

(بحوالہ 100 شخصیات صفحہ 33 مائکل ہارٹ)

سارو جنی نائیڈو

ہندستانی شاعرہ سارو جنی نائیڈو (Sarojini Naidu) اپنی کتاب مثالیات اسلام("Ideals of Islam,")میں لکھتی ہے:

‹‹اسلام وہ پہلا دین ہے جو جمہوریت کی دعوت دیتااور اسے عملی طور پر پیش کرکے بتاتاہے، جب صلاۃ کے لئے مسجد میں اذان دی جاتی ہے اور مسلمان اکٹھاہوتے ہیں تو ایک دن میں پانچ بار جمہوریت کی عملی شکل سامنے آتی ہے کہ ایک کسان اور ایک بادشاہ دونوں ایک ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرتے ہیں۔ مجھے بار بار وہ اسلامی اتحاد بہت پسند آتاہے جس نے فطری طور پر تمام انسانوں کو بھائی قرار دیاہے۔››

توماس کارلیل

توماس کارلیل (Thomas Carlyle) ‹‹ ہیر و حضرات اور ان کی عبادت›› نامی کتاب(مطبوعہ لندن 1959)کے مصنف کا قول ہے:

«اکیلے ایک شخص سے یہ کیسے ممکن ہو سکا کہ باہم جنگجو بدوی قبائل کو دو دہائی سے بھی کم مدت میں شیر و شکر کر کے ایک طاقت ور اور باتہذیب قوم بنادے۔»

اسٹانلی لین پول

برطانوی مستشرق اور ماہر آثار قدیمہ اسٹانلی لین پول (Stanley Lane-Poole) اپنی کتاب احادیث وخطبات محمد ﷺ (The Speeches and Table-Talk of the Prophet Mohammad) مطبوعہ 1893 میں لکھتا ہے:

«محمد ﷺ نہایت شفیق اور رحمدل تھے۔ مریضوں کی عیادت فرماتے، محتاجوں کی خبر گیری کرتے، غلاموں اور کمزوروں کی دعوت قبول فرماتے، اپنے کپڑے اپنے ہاتھ سے درست کرلیتے۔ وہ یقینی طور پر بلاشک وشبہ

مقدس نبی تھے۔ یتیمی اور کسمپرسی کی حالت میں نشو نما ہوئی لیکن بڑے ہو کر ایک عظیم فاتح بنے۔»

جارج برنارڈ شو

مشہور مصنف جارج برنارڈ شو نبی کریم محمد ﷺ کا وصف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

«محمد ﷺ کو "انسانیت کا نجات دہندہ" لقب دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میرا ماننا ہے کہ اگر کوئی انسان محمد ﷺ کی طرح آجائے اور موجودہ دنیا کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لے تو وہ دنیا کی تمام مشکلات کو ایسے طریقے سے حل کر سکتا ہے جس کے ذریعہ مطلوبہ سعادت اور سلامتی حاصل ہو جائے گی۔(بحوالہ حقیقی اسلام جلد ۸ مطبوعہ ۱۹۳۶)

خلاصہ کتاب

اسلام ایک سادہ اور محکم دین ہے۔ اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں جو لوگوں کو الحاد کی راہ دکھائے۔ اسلام کے مسائل میں کوئی معمہ یا ابہام یا پیچیدگی نہیں ہے جس میں دماغ الجھ کر رہ جائے اور اس کا کوئی حل نہ ہو۔

- معبود برحق صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جو اس پوری کائنات کا خالق ہے اور تمام مخلوقات کو بروز قیامت اس کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔
- خالق کائنات نے تمام قوموں کے پاس ایک نہایت سادہ اور واضح پیغام بھیجا ہے اور وہ یہ ہے کہ نجات کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی معبود برحق پر ایمان لا کر اسی کی عبادت کی جائے۔ کسی قوم میں نبی کا وجود اس روشنی کی مانند ہے جو لوگوں کو راہ دکھاتی ہے۔ نبی اپنے پیروکاروں کو نجات حاصل کرنے کے

وسائل بتاتے ہیں۔ نبی کی تعلیمات اوراس کے عملی اسوہ کی روشنی میں ایک خالق کی عبادت کے ذریعہ نجات وسعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔ بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ نبی کو پروردگار عالم کا تقرب حاصل کرنے کے لئے واسطہ اور وسیلہ بنانا چاہئے یہ قطعادرست نہیں ہے۔

- اسلام میں کھنوتی اور پاپائی نظام نہیں ہے۔ یہ دین سب کے لئے ہے۔ تمام لوگ پروردگار عالم کے سامنے برابر ہیں۔ سب کو اپنے اعمال وکردار کا حساب دینا ہوگا۔ اس معاملہ میں کسی جنس یارنگ ونسل کی بنیادپر کوئی تفریق نہیں ہوگی۔
- خالق کائنات کا یہ حق ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور انسان کا یہ حق ہے کہ اس کا تعلق براہ راست اس کے رب سے ہو۔

- ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ ہمیشہ اپنی فطرت کی بنا پر اپنے خالق سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے، اپنے ماحول کی دخل اندازی کے بغیر اسی کی طرف اپنی عبادات میں متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن جب سن رشد کو پہنچ جاتا ہے تو اپنے تمام افعال و کردار کا ذمہ دار قرار پاتا ہے، اپنے فکر و عقیدہ میں آزاد اور اپنی آزادی کا مالک ہوتا ہے۔ اب اس کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں یا تو اپنی فطرت پر باقی رہتے ہوئے ایک خالق کی عبادت کو اپنا کر موحد باقی رہے یا اپنے ماحول کے اثرات کی بنا پر اپنی فطرت کو تبدیل کرتے ہوئے اپنے دین و مذہب کو بدل لے اور اپنے اور اپنے خالق کے درمیان واسطے بنالے۔ چونکہ ایک بچے کی دینی معلومات کا ذریعہ عام طور پر اس کا ماحول ہوتا ہے، اس کے گھر والے اور اس کا تعلیمی ادارہ اس کے ذہن و دماغ پر اثر ڈالتے ہیں، اس دوران معبود کے بارے میں

مختلف افکار و مفاہیم کے بیج بوئے جاتے ہیں، اسی دوران اسے بتایا جاتا ہے کہ اپنے معبود کی عبادت کی خاطر براہ راست اس کی طرف متوجہ ہوا جائے یا اسے یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ اس کے کچھ اور شریک ہیں یا واسطوں کے ذریعے ہی اس تک پہنچا جا سکتا ہے مثلا عیسی مسیح یا کنواری مریم یا گوتم بدھ یا مختلف قسم کے بت یا بعض بدعتی قسم کے لوگوں کے یہاں محمد ﷺ کا نام بھی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ایک بچے کے یہاں اپنے ماحول کے نتیجے میں جو دینی عقیدہ وجود میں آتا ہے مستقبل میں اس کی عبادت کا رخ متعین کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ اگرچہ بلوغت کے بعد وہ آزادی انتخاب کا مالک ہوتا ہے لیکن ایک معاشرتی وراثت کو تبدیل کرنا ایک دشوار عمل ہے اور اس کی مشکلات سے نجات حاصل کرنا اس قدر آسان نہیں ہوتا۔

- نہ یہاں کوئی اصلی گناہ کی بات ہے اور نہ ہی دوسروں کو ان کی خطاؤں سے بری کرنے کے لئے کسی قربانی کا تصور بلکہ ہر فرد کے لئے تقوی اور صالحیت کی بنیاد پر اللہ تعالی کی طرف سے امتحان اور آزمائش ہے۔
- اسلام برے افعال سے اجتناب اور اخلاق حمیدہ سے اتصاف کا داعی ہے لہذا اگر کوئی مسلمان کسی برے سلوک کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ اس کی اپنی بد تہذیبی یا اپنے دین سے جہالت کی بنا پر ہوتی ہے۔
- اسلام اور سائنس میں کسی قسم کا ٹکراؤ نہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یورپی علماء کی ایک بڑی تعداد جو پہلے ملحد تھے اور کسی خالق پر ایمان نہ رکھتے تھے اپنے علمی انکشافات کی بنا پر اس حقیقت تک پہنچے ہیں کہ اس کائنات کا کوئی خالق ضرور ہے۔

- اسلام کا نام کسی شخص یا مقام یا مخصوص جماعت سے مربوط نہیں ہے بلکہ یہ ایک انسان کے اپنے خالق ومالک سے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔
- اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر اور اسلام کا صاف ستھرا پیغام دے کر ساری انسانیت کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔

((قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِىِّ ٱلْأُمِّىِّ ٱلَّذِى يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَـٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ)) الأَعْرَاف / الآية ١٥٨

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، سو اللہ

تعالیٰ پر ایمان لاؤاور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔

((وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ)) سَبَإ / الآية ٢٨

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔

- اسلام قبول کر کے مسلمان ہو جانا نہایت سادہ اور آسان عمل ہے۔ آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ ایک اللہ کی توحید اور اس کے نبی محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دے دیں اور اس کے اقرار کے لئے یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کریں:

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له

وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

وأشهد أن رسل الله حق

وأشهد أن الجنة حق والنار حق

(میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے تمام رسول بر حق ہیں

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جنت بر حق ہے اور جہنم بر حق ہے۔)

محتويات الكتاب

فہرست

عناوین	الصفحة	الموضوعات
عرض مصنف	3	كلمة الكاتب
ا۔ مقدمہ	9	1. مقدمة
۲۔ میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے منفی پروپیگنڈے کے باوجود اسلام کیوں فروغ پا رہا ہے؟	29	2. لماذا ينتشر الإسلام على الرغم من الدعاية السلبية من وسائل الإعلام
ا۔ اسلام نے خالق کائنات کے متعلق عقیدۂ توحید کا تحفظ کیا ہے۔	31	1- حافظ الإسلام على مفهوم وحدانية الخالق

۲۔ اسلام کی کتاب قرآن مجید ضائع ہونا تو درکنار ہر قسم کی کمی بیشی سے محفوظ ہے۔	33	2- حافظ الإسلام على القرآن الكريم من الضياع أو الزيادة أو النقصان
۳۔اسلام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا اور گذشتہ انبیاء ورسل کااحترام سکھلاتا ہے۔	34	3- الإسلام يقر الكتب والعهود القديمة ويكرم الرسل والأنبياء السابقين
۴۔ اسلام آزادئ عقیدہ کو یقینی بناتااور دوسرے ادیان ومذاہب کے لوگوں کو گفت وشنید کی دعوت دیتا ہے۔	36	4- الإسلام يدعو أصحاب الديانات الأخرى للحوار
۵۔ اسلام عقل وخرد کی منطق کو ترجیح دیتے ہوئے کائنات میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔	43	5- الإسلام يغلب منطق العقل والفكر ويدعو إلى التأمل والتفكر في الكون

6- الإسلام يعفي الإنسانية من عبء الخطيئة الأصلية	58	۶۔ اسلام انسانیت کو پیدائشی گنہگار ہونے کے تصور سے نجات عطا کرتا ہے۔
7- الإسلام يضع الإنسان في تناسق ووئام مع الكون	60	۷۔ اسلام انسان کو کائنات کے ساتھ پوری طرح متفق اور ہم آہنگ رکھتا ہے۔
8- الإسلام يدعو إلى العفة والاحتشام	62	۸۔ اسلام عفت وحشمت کا داعی ہے۔
9- الإسلام قائم على التوازن والاعتدال والوسطية والتسامح	65	۹۔ اسلام اعتدال وتوازن اور وسطیت ورواداری پر قائم ہے۔
10- لا يأس في الإسلام من رحمة رب العالمين	68	۱۰۔ اسلام میں تمام جہانوں کے مالک کی رحمت سے مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔
11- الإسلام يدعو إلى المساواة والوحدة ومحاربة التميز العنصري	71	۱۱۔ اسلام یکجہتی اور مساوات کا داعی ہے اور طبقاتی اونچ نیچ اور

		نسلی امتیازات کے خاتمہ کا اعلان کرتا ہے۔
12- الإسلام دين الحرية - محاربة العبودية	76	۱۲۔اسلام آزادی کا دین ہے۔ غلامی سے جنگ
13- الإسلام دين العدالة	84	۱۳۔ اسلام عدل وانصاف کا دین ہے۔
14- يحافظ الإسلام على الحقوق - الحقوق الاجتماعية للآخرين - تكريم الآباء - حقوق الأقارب - حقوق الجيران - حقوق الأيتام - حقوق الحيوانات	88 88 95 97 98 99 101	۱۴۔ اسلام حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔ دوسروں کے معاشرتی حقوق والدین کی عزت وتکریم قرابت داروں کے حقوق ۔ہمسایوں کے حقوق ۔یتیموں کے حقوق ۔حیوانات کے حقوق

١٥۔ اسلام عصری ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔	103	15- الإسلام يعالج القضايا البيئية المعاصرة
١٦۔ جنگی قیدیوں کے حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات جنیوا معاہدے سے کہیں بڑھ کر ہیں۔	105	16- تفوق الإسلام على اتفاقية جنيف بشأن حقوق الأسرى في الحروب
١٧۔ اسلام کا اقتصادی نظام معاشی استحکام کے لئے معاون ہے۔	107	17- النظام المالي للإسلام يساعد في ثبات الاقتصاد
١٨۔ اسلام مال ودولت اور صحت وتندرستی کا محافظ ہے۔	110	18- الإسلام يحافظ على المال والصحة
١٩۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق اقوام متحدہ کے بیانئے سے بہت بڑھ کر ہیں۔	114	19- الإسلام يتفوق على الأمم المتحدة في حقوق المرأة
٢٠۔ اسلام محبت اور تعاون کا دین ہے۔	133	20- الإسلام دين المحبة والتعاون

۲۱۔ اسلام دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کرنے کا واحد راستہ ہے۔	135	21- الإسلام هو السبيل الوحيد لتحقيق السعادة في الدنيا والآخرة
۳۔ محمد ﷺ کی شخصیت سے متعلق مشاہیر کے اقوال	137	**3. الإعجاب بشخص النبي محمد ﷺ**
نپولین بوناپرٹ (Napoleon Bonaparte)	137	- نابليون بونابرت
مہاتما گاندھی	138	- مهاتما غاندي
لامارتین (Lamartine)	139	- لامارتين
اڈوارڈ گبن (Edward Gibbon)	140	- إدوارد جيبون
اڈمانڈ بوزورتھ Clifford Edmund) (Bosworth	141	- بو سورث سميث

آنی بزنٹ (Annie Besant)	142	- آني بيزنت
جیمس میچنر (James A. Michener)	143	- جيمس متشنر
مائکل ہارٹ (Michael H. Hart)	144	- مايكل هارت
ساروجنی نائیڈو (Sarojini Naidu)	146	- ساروجني نايدو
توماس کارلیل (Thomas Carlyle)	146	- توماس كاربل
اسٹانلی لین پول (Stanley Lane-Poole)	147	- ستانلي لي بول
جارج برنارڈشو	148	- جورج برناردشو
۴۔ خلاصہ کتاب	149	**4. ملخص**